بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر قادیان

جلد ۲۰ شمارہ ۱۰

ایڈیٹر :-
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر :-
خورشید احمد انور

شرح چندہ

سالانہ	۱۰ روپے
ششماہی	۵ روپے
ممالکِ غیر	۲۰ روپے
فی پرچہ	۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

۱۳ محرم الحرام ۱۳۹۱ھ ۱۱ امان ۱۳۵۰ ہش ۱۱ مارچ ۱۹۷۱ عیسوی

اخبار احمدیہ

قادیان ۸ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت ناظر صاحب خدمتِ درویشان مورخہ ۳ امان کو بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ حضور انور کی صحت کی عام حالت تو نارمل اور معمول کے مطابق ہے لیکن کمر کی درد باقی ہے۔ بہرحال طبیعت کی حالت پہلے سے بہتر ہے۔ اسی تاریخ کے ½۶ بجے شام کی بذریعہ ڈاک موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ ۔۔ آج صبح ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شدید چکروں (دورانِ سر) کی تکلیف شروع ہو گئی جو دوپہر تک زیادہ رہی مگر بعد دوپہر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کم ہو گئی۔ اس وقت دماغی ضعف کی شکایت ہے۔

احباب جماعت خاص درد والحاح سے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے پیارے امام ہمام کو کامل وعاجل شفایابی بخشے، حضور کی عمر میں برکت ڈالے اور خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۸ امان۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل اپنی آنکھ کے کامیاب اپریشن کے بعد

(باقی ص۱۱ پر)

چاند پر انجیل کا تحفہ

(از محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

امریکی خلا نورد چاند پر چند گھنٹے کی سیاحت کے بعد کل شب ۹ فروری ۷۱ء کو بحر الکاہل میں اُتر گئے۔ واشنگٹن سے ۸ فروری کی خبر ہے کہ :-

”امریکہ کی بائیبل سوسائیٹی کے اعلان کے مطابق سوسائیٹی کی طرف سے خلا باز مچل نے زمین کی طرف سے چاند کو انجیل مقدس کا تحفہ پیش کیا ہے۔ انہوں نے زمین کی طرف سے یہ تحفہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ زمین اور آسمان اللہ تعالے ہی کے پیدا کردہ ہیں۔ مچل انجیل مقدس کا یہ نسخہ چاند پر چھوڑ آئے ہیں۔“

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۹ فروری ۱۹۷۱ء)

یہ خبر کئی پہلو سے جاذبِ نظر ہے۔ اوّل تو اس لئے کہ امریکہ کے جو سائنسی نمائندے چاند پر پہنچے۔ ان سے جاتے وقت امریکہ کے عیسائیوں نے چاند کے لئے انجیل مقدس کا تحفہ پیش کرنے کی درخواست کی۔ بائیبل سوسائیٹی نے ان کے لئے چاند پر رکھنے کے لئے انجیل مہیا کی اور وہ اسے نہایت احترام سے اپنے ساتھ لے گئے اور پوری عقیدت سے چاند پر چھوڑ کر آئے ہیں۔ یہ سب کچھ اس علم کے باوجود ہوا ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ چاند پر کوئی انسان نہیں جو اس انجیل کو وہاں پڑھے گا۔ پس یہ ساری کارروائی ایک مذہبی جذبہ کا نتیجہ ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ امریکہ کے باشندے حتیٰ کہ اس کے سائنسدان بھی عملی زندگی میں مذہب سے کتنے بے گانہ ہو چکے ہوں۔ مگر ان میں اپنے مذہب کے لئے گونہ احترام موجود ہے۔ مذہب کے لئے یہ عقیدت واحترام ایک دن ان لوگوں کی ہدایت کا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے حقیقی مذہب کی اشاعت کے علمبرداروں کے لئے یورپ وامریکہ کی بدعملی سے پریشانِ خاطر نہ ہونا چاہیئے اور اشاعتِ دین کے بارے میں مایوسی کا شکار نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ نہایت ہمت اور اولوالعزمی سے مذہبی دھن کے پکے لوگوں تک صحیح طور پر پہنچنا چاہیئے اور انہیں حقیقتِ اسلام سے آگاہ کرنا چاہیئے۔

اس خبر کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ آج چاند پر پہنچنے والے اس کی سطح پر کھڑے ہو کر بھی یہ اعلان کر رہے ہیں کہ :-

”زمین وآسمان اللہ تعالیٰ ہی کے پیدا کردہ ہیں۔“

یہ نہایت ہی خوش آئند خبر ہے۔ بلاشبہ حقیقی علم اور سچی سائنس مذہب اور ہستیٔ باری تعالےٰ کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ قرآنِ مجید نے چودہ سو برس پیشتر اعلان فرمایا تھا کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور کرنے والے اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اس کائنات کا ایک خدا ہے اور زمین وآسمان اس کی مخلوق ہے۔ اسی نتیجہ کا اعلان آج کے خلا نورد بھی کر رہے ہیں۔ چند سال پیشتر کچھ ادھورے علم والے کم ظرف لوگ چاند کی طرف جا کر شور مچانے لگ گئے تھے کہ ہم دیکھ آئے ہیں کوئی خدا موجود نہیں ہے۔ ان لوگوں کا یہ نعرہ کوئی نیا نعرہ نہ تھا۔ ساڑھے تین ہزار برس پیشتر فرعونِ مصر بھی اعلان کر چکا تھا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اسے اپنی ہستی کا ثبوت اس کی غرقابی کے ذریعہ دیا تھا جب وہ پکار اٹھا تھا آمَنْتُ بِالَّذِىْ آمَنَتْ بِهٖ بَنُوْا اِسْرَائِيْلَ۔ کہ اب میں بھی اس واحد ویگانہ خدا پر ایمان لاتا ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ بہرحال امریکی خلا نوردوں کا یہ بیان کہ ”زمین اور آسمان اللہ تعالیٰ ہی کے پیدا کردہ ہیں“ ایک حقیقتِ ثابتہ ہے فطرت کی سچی آواز ہے۔ اور سائنس کی تحقیقات کا حتمی نتیجہ ہے۔

امریکی خلا نوردوں کا عمل اور ان کا بیان درحقیقت عیسائیوں کے موجودہ عقائد کے صریح خلاف ہے اور اس سے موجودہ عیسائیت کا باطل ہونا لازم آتا ہے۔ انجیل مقدس کا جو نسخہ امریکی خلا نوردوں کے توسط سے بائیبل سوسائیٹی نے بطور تحفہ چاند کو بھیجا ہے اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کے یہ اقوال درج ہیں کہ :-

(۱) ”میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔“

(۲) ”لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینی اچھی نہیں۔“

(متی ۱۵ : ۲۱-۲۸)

(۳) ”غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔“ (متی ۱۰ : ۵-۷)

اب انجیل پڑھنے والے دوست غور کریں کہ ان بیانات کی موجودگی میں خلا نوردوں کا چاند پر انجیل مقدس کو رکھ دینا بجز ایک تقلیدی احترام جذبۂ عقیدت کے اور کیا حقیقت رکھتا ہے۔ انجیل کا پیغام تو زمین کے سارے [illegible] کے لئے بھی نہیں۔ وہ تو صرف بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کے لئے تھا۔ اسے دوسری قوموں یا دوسرے [illegible] تک لے جانا حضرت مسیحؑ کے منشاء کے موافق نہیں ہے۔

اس خبر کا ایک نہایت اہم [illegible] کہ خلا [illegible] ہیں، اقانیم ثلاثہ کے قائل بتائے جاتے ہیں۔ مگر چاند پر جا کر انہوں نے توحید ہی کی شہادت دی ہے۔ انہوں نے آسمانوں اور زمین کا خالق صرف اللہ تعالیٰ کو قرار دیا ہے۔ اُن کے نزدیک وہی ذرہ ذرہ کا پیدا کنندہ ہے۔ ظاہر ہے کہ یہی وہ توحید ہے جسے اسلام پیش کرتا ہے۔ اقانیم ثلاثہ کا خیال اس بیان سے سراسر باطل ثابت ہو جاتا ہے۔ فطرتِ انسانی توحید ہی کی قائل ہے تثلیث اور شرک کی تمام صورتیں فطرت کے منافی ہیں۔

امریکی خلا نوردوں کا چاند پر پہنچنا انسان کی ایک بڑی کامیابی ہے۔ یہ کامیابی اس وقت مغربی ممالک کے عیسائیوں کو نصیب ہو رہی ہیں۔ دل چاہتا ہے کہ مسلمان نوجوان بھی سائنسی اور مادی ترقیات میں دوسروں کے ہم پلہ ہوں۔ اور وہ [illegible] پرواز کے لحاظ سے گوئے سبقت لے جائیں لیکن موجودہ صورتِ حال کے متعلق قرآنِ مجید میں ایک اشارہ موجود ہے۔ سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات میں آخری زمانوں میں دجّال قرار پانے والی قوم کے عقائد، ابنیتِ خدا وغیرہ کا ذکر ہے اور اس سورۃ کی آخری دس آیتوں میں اس قوم کی

(باقی دیکھیں ص۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۱ امان ۱۳۵۰ ہش

مُبلّغین کی جماعت

اُمّتِ محمّدیہ کو دیگر اُمّتوں کے مقابل میں جب خیرِ اُمّت قرار دیا گیا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو اس امت کی خاص علامت بتایا اور ساتھ ہی مسلمانوں کو بتاکید حکم دیا کہ

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(آل عمران آیت ۱۰۵)

اور چاہیئے کہ تم میں سے ایک ایسی جماعت ہو جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف بُلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ باقی اسلامی فرقوں میں سے جماعت احمدیہ کو اس رنگ میں بھی ایک نمایاں امتیاز حاصل ہے کہ دعوت و تبلیغ کا فریضہ صرف اور صرف یہی جماعت اس وقت ساری دُنیا میں بجا لا رہی ہے۔ اسی پرچہ میں دوسری جگہ آپ پڑھیں گے کہ امریکہ کے اپالو نمبر ۱۴ کے خلاباز چاند پر علاوہ سائنسی تجربات کرنے کے اپنے ساتھ اس مرتبہ انجیل کا ایک نسخہ بھی لے گئے تھے۔ اور واپسی پر وہ نسخہ چاند پر ہی بطور تحفہ چھوڑ آئے۔ اب مسلمانوں کے لئے یہ ایک بڑا تازیانہ ہے کہ ایک طرف عیسائیوں کے سائنس دانوں تک میں اپنی کتاب کی وسیع تر اشاعت کا اس قدر جوش ہے اور دوسری طرف اہلِ اسلام ہیں کہ جن کے پاس ایک بے تغیر کتاب بھی ہے مگر وہ اس طرف مطلق توجہ نہیں دیتے حالانکہ اس میں بخصوصیت سے ہر مسلمان کو تاکیداً یہ حکم دیا گیا ہے کہ

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا۔

(الفرقان آیت ۵۳)

[illegible] اور اس قرآن کے ذریعہ اُن سے بڑا جہاد کر۔

جہاد کے سادہ اور آسان لفظوں میں معنے ہیں مقابل پر کوشش کرنے کے اور منکروں سے جہاد کا مطلب یہ ہوا کہ جس قسم کی کوشش منکروں اور حق کے دشمنوں کی طرف سے حق کے مٹانے اور اُس کا نیک اثر نہ ہونے کے لئے کی جاتی ہیں اُن کو ناکام بنانے کے لئے مومنوں کی طرف سے کی جانے والی مساعی جمیلہ اصل جہاد ہے۔ پھر جہاد کی تین قسموں میں سے قرآنی تصریح کے مطابق قرآنِ کریم کے ذریعہ فریضۂ تبلیغ ادا کرنا جہادِ کبیر ہے۔ خدا کا شکر ہے جماعت احمدیہ کو خدمت و اشاعتِ قرآن کے سلسلہ میں بھی دُنیا بھر میں امتیاز حاصل ہے اور کوئی بھی اسلامی فرقہ جماعتِ احمدیہ کے مقابل پر نہیں آ سکتا۔

ہم مسلمانوں میں جماعت مبلّغین کے قائم رکھنے کے حکم خداوندی کی بات کر رہے تھے۔ سورت توبہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک جامع تفصیل بیان کی ہے کہ مرکز میں اس گروہ کی تیاری کے لئے احسن انتظام کیا جانا چاہیئے۔ اس انتظام کو کامیاب بنانا ہر جگہ کے مومنوں کا فرض قرار دے کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝ (توبہ آیت ۱۲۲)

اس زندگی کی مختلف مشغولیتوں میں مصروف مومنوں کے لئے یہ تو ممکن ہی نہیں کہ سب کے سب اس کام کے لئے نکل کھڑے ہوں اگر ایسا ہوتا تو یہ بات بلاشبہ تکلیف مالایطاق کا رنگ رکھتی اور اسلامی تعلیمات کی جامعیت اور اس کے کمال کے منافی ہوتا۔ اسی لئے حکم یہ دیا گیا کہ ہر گروہ میں سے چند افراد دین کی اس نوع پر خصوصی خدمات کے لئے آگے آئیں اور وہ سب مرکز میں جمع ہو کر پہلے خود دین میں "تَفَقُّہ" اور سُوجھ بُوجھ پیدا کریں۔ علم و عرفان میں ذاتی واقفیت پیدا کر کے پہلے خود طاق ہوں اس کے بعد پھر اپنے اپنے علاقہ میں جا کر فریضۂ تبلیغ کی انجام دہی میں لگ جائیں۔

خدا کے فضل سے ایک لمبے عرصہ سے احبابِ جماعت اس پر عامل ہیں۔ مرکز میں دینی درسگاہ "مدرسہ احمدیہ" کا قیام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں انہی اغراض و مقاصد سے عمل میں آیا ہوا ہے۔ جب سے اس مبارک درس گاہ کی بنیاد پڑی اب تک ایک بڑی تعداد نے اس مادرِ علمی سے استفادہ کیا۔ اور دعوت و تبلیغ اور اشاعت اسلام کے سلسلہ میں خدا کے فضل سے اس دینی درس گاہ نے جو نمایاں حصہ لیا ہے وہ ایک کھلی کتاب کی طرح ہے۔ اس درس گاہ کے فارغ التحصیل افراد اپنے ملک کے علاوہ ساری دُنیا میں پھیلے اور اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ اس رنگ میں سرانجام دینے کی سعادت ملی کہ جماعت احمدیہ کو بین الاقوامی پوزیشن میں کھڑا کر دیا۔

دعوت الی الحق کا کام کسی ایک نسل کے ادا کرنے سے ختم نہیں ہو جاتا بلکہ نوعِ انسان کی سچی ہمدردی اور حقیقی خیر خواہی کے جذبہ سے اس خدمت کے بجا لانے کا جو ولولہ اور جوش مومنوں میں پیدا ہوتا ہے اس کا تقاضا ہے کہ یہ کام نسلاً بعد نسلٍ جاری رہے۔ اور ہر زمانہ میں حق کی طرف دعوت دینے والوں کی جماعت اس سلسلہ میں سرگرم عمل رہے۔ سورت آلِ عمران کی آیتِ کریمہ جسے آغاز میں ہم نے نقل کیا ہے اس کے آخری الفاظ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ مبلّغین کی ہر میدان میں کامیابی اور کامرانی کی گارنٹی ہیں۔ اور اس کا تجربہ جماعتِ احمدیہ بذاتِ خود ہر جگہ بارہا کر چکی ہے۔ اور ایسی نمایاں کامیابی کیوں نہ ہو جب کہ ایک طرف خدا کا مومنوں سے یہ وعدہ ہے اور دوسری طرف جماعتِ احمدیہ امام مہدی کی جماعت ہونے کے سبب ایک نیا ایمان حاصل ہوا اور قرآنی دلائل کے اسلحہ سے ہر احمدی کو ایسا لیس کر دیا گیا ہے کہ ہر میدان میں فتح و ظفر اس کے قدم چومتی ہے۔ اور نیک باتوں کے سُننے اور اُن سے اثر قبول کرنے کے لئے بہت سی سعید روحوں کے دِل تیار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تھوڑے ہی وقت میں احمدیت کی آواز اکنافِ عالم میں پہنچ گئی اور مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہنے والوں کی ایک بھاری تعداد دنیا کے سبھی متمدن ممالک میں بڑی سرعت سے پیدا ہو رہی ہے۔

دعوت الی الحق کا کام جس قدر خوش نصیبی اور برکت کا کام ہے اس بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (حٰم سجدہ۔ آیت نمبر ۳۴)

اور اُس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہو گی جو اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بُلاتا ہے اور اپنے ایمان کے مطابق عمل بھی کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مَیں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

دُنیا کے حالات اور لوگوں کے خیالات پر آپ نظر کریں۔ جو الحاد اور بے دینی، خدائے برحق سے دُور لے جانے والی باتیں جس خطرناک صورت میں پھیل چکی ہیں اور برابر پھیلائی جا رہی ہیں اس قدر زیادہ ذمّہ داری مومنوں کی جماعت پر عائد ہوتی ہے کہ وہ وقت کی نزاکت کو پہچانیں۔ اور دُنیا کو آگ کے اس خوفناک گڑھے سے بچانے کے لئے آگے بڑھیں۔ کیا یہ تعجب کا مقام نہ ہو گا کہ خدا فراموشی کی طاقتیں تو دن رات مصروفِ عمل ہوں اور خدا کے بندوں کو خدا سے دُور لے جانے کی کوششیں تو مسلسل جاری رہیں۔ مگر جس امت کو ایسے فتنوں کی اِصلاح کے لئے کھڑا کیا گیا ہے اس کے افراد ہی اس کی اہمیّت کو نظر انداز کر دیں۔ مگر جماعتِ احمدیہ اسے نظر انداز نہیں کر سکتی۔

ساری دُنیا میں تبلیغ حق کا کام تو اپنی جگہ پر ہے۔ لیکن اپنے ملک میں اس فریضہ کی انجام دہی کی حد تک ہندوستان کے احبابِ جماعت کا فرض ہے کہ اس ملک کے باشندوں کو (باقی صفحہ ۱۱ پر)

حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل کی آنکھ کا کامیاب اپریشن

قادیان ۸ امان (مارچ)۔ محترم حضرت مولانا عبد الرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی دائیں آنکھ میں موتیا اُتر آنے کے سبب گذشتہ منگل کے روز امرتسر میں اپریشن ہُوا۔ ایک روز قبل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بھی آپ کے ہمراہ امرتسر تشریف لے گئے تا اپریشن کے سلسلہ میں جملہ انتظامات اپنی نگرانی میں تسلی بخش طور پر کرائیں۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب کو ای۔ این۔ ٹی ہسپتال کے سپیشل کوارٹر میں جگہ مل گئی۔ اور بروز منگل جناب ڈاکٹر مان سنگھ صاحب نرنکاری نے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر موتیا کا اپریشن کیا، جو کامیاب رہا۔ اگلے روز مکرم ڈاکٹر صاحب نے آنکھ کا معائنہ کیا جسے تسلی بخش پایا۔ الحمد للہ۔ خود محترم حضرت مولوی صاحب نے بھی اطمینان کا اظہار فرمایا۔ حضرت مولوی صاحب کی تیمارداری کے لئے آپ کا بیٹا عزیز سعادت احمد سلمہ آپ کے ساتھ ہے۔ آپ کل مورخہ ۹ امان کو دار الامان واپس تشریف لا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کی صحت اور عمر میں برکت دے۔ اور خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔ اللّٰھم آمین ÷

—— * ——

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کو تکبر اور خود بینی سے بچنا چاہیئے اور استغفار کی طرف بہت ہی متوجہ رہنا چاہیئے

استغفار کے معنی یہ ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کرے کہ وہ اس کی بشری کمزوریوں کو ڈھانپ لے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۷ نومبر ۱۹۶۷ء بمقام ربوہ

اس وقت میں اپنے دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہر فردِ واحد کو جو احمدیت کی طرف منسوب ہوتا ہے پوری توجہ کے ساتھ اور پوری کوشش کے ساتھ اور پوری ہمت کے ساتھ

تکبر اور خود بینی سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے

ہمارا استغفار کی طرف ہی متوجہ رہنا چاہیئے۔

ایک متکبر اور خود بین انسان وہ ہے جو اپنی ذات میں کچھ کمال سمجھتا ہے۔ اور کسی بالا ہستی سے کمال کے حصول کی احتیاج محسوس نہیں کرتا خود کو صاحبِ علم جانتا ہے اور جو علوم کا منبع اور سرچشمہ ہے اس سے غافل رہتا ہے اس وہم میں مبتلا ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذات میں منور ہے اور وہ جو زمین و آسمان کا نور ہے۔ اس سے روشنی کے حصول کا خیال اس کے دل میں پیدا نہیں ہوتا اور خود کو طاقتور سمجھتا ہے اور وہ جو قادر و توانا ہے اس سے طاقت حاصل کرنے کے لئے اسلام نے جو ذرائع بتائے ہیں۔ ان ذرائع کو استعمال نہیں کرتا۔ یہ متکبر انسان اپنے جذبات اور اعمال کے نتیجہ میں ایک جہنم پیدا کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی ان آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے کہ اَذٰلِکَ خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَۃُ الزَّقُّوْمِ اِنَّا جَعَلْنٰھَا فِتْنَۃً لِّلظّٰلِمِیْنَ اِنَّھَا شَجَرَۃٌ تَخْرُجُ فِیْٓ اَصْلِ الْجَحِیْمِ طَلْعُھَا کَاَنَّہٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ یہ بیان فرمایا ہے کہ ان کے معنی یہ ہیں کہ تم بتلاؤ بہشت کے باغ اچھے یا زقوم کا درخت جو ظالموں کیلئے ایک بلا ہے۔ وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے یعنی تکبر اور خود بینی سے پیدا ہوتا ہے یہی دوزخ کی جڑ ہے۔ اس کا شگوفہ ایسا ہے جیسا شیطان کا سر۔ شیطان کے معنی ہیں ہلاک ہونے والا یہ لفظ شیط سے نکلا ہے پس حاصل کلام یہ ہے کہ اس کا کھانا ہلاک کرنا ہے تو جہنم کی جڑ تکبر اور خود بینی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کے مطابق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ان آیات میں اس بات کی وضاحت کی ہے تو کوئی شخص ایک ہی وقت میں متکبر اور جنتی نہیں بن سکتا کیونکہ جس کے دل سے زقوم کا درخت نکلے جس کے دل اور جس کی روح میں دوزخ اور جہنم پیدا ہو رہی ہے اس کے لئے جنت کے دروازے کیسے کھولے جا سکتے ہیں

اس کے مقابلے میں

وہ انسان ہوتے ہیں

جو اپنے نفس کو پہچانتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ انسان ایک بشر ہے اور یہ ساری بشری کمزوریاں اس کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ انسان کی فطرت بدی کی طرف مائل ہوتی ہے اور وہ یہ جانتے ہیں کہ ہم محض اپنی کوشش اور اپنے زور سے اپنے نفس کی اس رنگ میں اصلاح نہیں کر سکتے کہ وہ خدا تعالیٰ سے دور ہونے سے بچ جائے اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہو۔ فی ذاتہ ہمارے اندر کوئی طاقت نہیں اس لئے ایسا شخص اپنی فطرت کو کمزور پاتے ہوئے اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ میرے اندر کوئی کمال نہیں میں نے ہر کمال اللہ تعالیٰ کی کامل ذات سے حاصل کرنا ہے

میرے اندر کوئی قدرت اور طاقت نہیں

میں نے سب طاقتیں طاقتوں کے منبع سے حاصل کرنی ہیں۔ میرے اندر کوئی علم نہیں وہ جس کے علم نے ذرہ ذرہ کا احاطہ کیا ہوا ہے اسی سے میں نے علم کو حاصل کرنا ہے اور میرے اندر کوئی نور نہیں۔ جب تک میرا آسمانی باپ میرے لئے نور اور روشنی کے سامان پیدا نہ کرے تب وہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور استغفار کرتا ہے۔

استغفار کے صحیح معنی

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کئے ہیں یہ ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کرے کہ اس کی بشری اور فطری کمزوریوں کو اللہ تعالیٰ ڈھانک دے اور دبا دے اور وہ ابھرنے نہ پائیں۔ اور ظاہر نہ ہوں۔ تو ایسا شخص جو اپنی فطرت کو اور اپنے نفس کو پہچانتا ہے اور اس کی فطری کمزوریوں کی معرفت رکھتا ہے وہ محض تکبر کو جہنم کی جڑ سمجھتا ہے اور جنت اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے بے نفسی کی زندگی گذارتا ہے وہ ہر وقت اپنے رب کے حضور جھکا رہتا ہے اور ہر آن اس سے یہ درخواست کرتا ہے کہ اے میرے رب! میرے اندر کوئی کمال نہیں تو میری استعداد کے مطابق مجھے کمال دے میرے اندر کوئی روشنی نہیں لیکن میں روشنی سے محبت رکھتا ہوں تو نور کے سامان میرے لئے پیدا کر دے۔ میں جاہل ہوں علم کا کوئی دعویٰ نہیں رکھتا لیکن اس یقین پر قائم ہوں کہ تو ہر علم کا سرچشمہ ہے۔ اس چشمہ سے مجھے سیراب کر اور جو شخص جتنا جتنا استغفار کو اپنا شعار بناتا چلا جائے۔ اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آ جاتا ہے اور شیطانی حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

کیا ہی پیارا فقرہ فرمایا ہے

کہ "خواہش استغفار فخر انسان ہے" پھر آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا اور پھر ہمیشہ کے لئے استغفار اپنی عادت نہیں پکڑتا۔ وہ کیڑا ہے نہ انسان اور اندھا ہے نہ سوجاکھا اور ناپاک ہے نہ طیب۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ اسلامی عقیدہ کے موافق بہشت و دوزخ انہی اعمال کے انعکاسات ہیں جو دنیا میں انسان کرتا ہے یعنی تکبر اور خود بینی وہاں دوزخ کی آگ بن کے لپیٹتی ہے اور انکسار اور بے نفسی جس کے نتیجہ میں انسان بے اختیار ہو کر بڑی کثرت کے ساتھ ہر وقت ہر آن خدا تعالیٰ سے استغفار کرتا رہتا ہے اس کا یہ فعل اور یہ احساس اور اس کے یہ اعمال جنت کے باغ اور جنت کی نہروں اور جنت کے میووں میں تبدیل ہو جاتے ہیں تو جس طرح دوزخ کی جڑ انسان کے نفس میں ہے اسی طرح جنت کا منبع بھی خود انسان کے اندر ہے اور یہ منبع جنت کے اندر خدا تعالیٰ نے رکھا ہے بیج کے طور پر ہوتا ہے جو انسانی فطرت کو صرف یہ طاقت عطا کی گئی ہے کہ وہ بے طاقت ہو کر اپنے نفس میں کوئی ذاتی خوبی اور کمال نہ پا کر اپنے رب کے حضور جھک جائے اور اس کی طاقت کو اپنی طرف کھینچے اور اس طرح پر اس کی جنت حسین نشو و نما کو حاصل کرے

استغفار تو ہر وقت کرنی چاہیئے

اللہ تعالیٰ جن کو توفیق دیتا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ کوئی وقت بھی بغیر استغفار کے نہیں رہتے بہت سی چیزوں کا انحصار عادت پر بھی ہوتا ہے اب ہم میں سے بہت سے اپنے گھروں میں سے نکلتے ہیں۔ سودا لینے کے لئے بازار جاتے ہیں ہم ادھر ادھر کر دیا اگر وہ بات ذہن میں رکھ کر بھی یہ فاصلہ طے کر سکتے ہیں ایک سیکنڈ بھی زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ لیکن ایک صورت میں ہم نے اپنا وقت ضائع کر دیا اور دوسری صورت میں ہم نے اپنے وقت کا صحیح استعمال کیا تو یہ عادت ڈالنی چاہیئے ہم میں سے ہر ایک کو کہ استغفار کو اپنا شعار بنائے۔ خالی لفظ نہ ہوں جو اس کے منہ سے نکل رہے ہوں بلکہ استغفر اللہ کے ساتھ اس کا یہ احساس بھی پوری شدت کے ساتھ بیدار ہو کہ میں کچھ نہیں، ہر طاقت، ہر علم، ہر روشنی، ہر بھلائی، ہر خیر میں نے اپنے رب سے حاصل کرنی ہے۔ میرے اندر اپنا ذاتی کوئی کمال نہیں ہے میرے اندر کوئی خوبی میرے خدا نے رکھی

ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ اس بات کا اقرار کروں کہ میرے اندر کوئی کمال نہیں اور اپنے رب کے ساتھ تعلق کو استوار اور پختہ کرنے کی کوشش کروں اور پھر ہمارا رب جو بڑا ہی مہربان ہے اور غفور ہے وہ ہماری حالت کو دیکھے اور ہماری انکسار کو سن کر اپنے فضلوں کو ہم پر نازل کرے اور ہمیں طاقت بھی دے ہمیں علم بھی دے ہمیں روحانی روشنی بھی دے جو اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی یسعیٰ نورھم بین ایدیھم کے مطابق ہمارے کام آنے والا ہو اور ترقی کی راہیں ہم پر کھلتی رہیں اور ترقی کے ہر مقام اور ہر مرحلہ پر ہمارے اندر یہ احساس ہے کہ یہاں تک بھی ہم خدا کے فضل سے ہی پہنچے۔ اپنی طاقت سے نہیں پہنچے لیکن جو اگلی منزل ہے اس کے مقابلہ میں یہ بھی ایک ناقص مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگنی چاہیے

کہ اس نقص کو وہ اپنے فضل سے دور کر دے۔ اور اس ناقص مقام سے نکال کر ہمیں نسبتاً بہتر مقام پر پہنچا دے اور جو شخص ایسا نہیں کرتا، اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی وضاحت سے یہ بیان فرمایا ہے کہ اگر تم استغفار کی بجائے تکبر اور خودی میں مبتلا ہو گے، تو اپنے دل میں اپنی روح میں ایک جہنم کی پیدائش کے سامان پیدا کر رہے ہو گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

استغفار [illegible] جیسا کہ میں نے کہا ہے ہر وقت ہی کرنی چاہیئے۔ ہر آن ہی اس طرف متوجہ رہنا چاہیئے لیکن بعض اوقات انسان کا ذہن زیادہ [illegible] ہوتا ہے۔ بعض دوسرے اوقات کی نسبت تو ہم میں سے جو دوست وقف عارضی کے لئے گئے ہیں انہوں نے یہ مشاہدہ کیا ہے اور [illegible] رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ ہمارے [illegible] کے ساتھ وقف عارضی کے لئے [illegible] جاتے ہیں۔ اس وقت وہ دنیوی علائق [illegible] ہوتے ہیں گھر کا کوئی فکر نہیں ہوتا پوری [illegible] کے ساتھ اور پورے انہماک کے ساتھ استغفار کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ اس [illegible] اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی [illegible] کے ساتھ اپنے پر نازل ہوتا دیکھتے ہیں۔ [illegible] بھی ایک [illegible] احمدی [illegible] ہے استغفار [illegible]

[illegible] بڑی کثرت [illegible] اپنے [illegible]

[illegible]

ہر کوئی خاص دشواری نہ ہو کہ جس کو دور کرنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہو تو اسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کرنا چاہیئے لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہیئے تاکہ ایک قسم کی ٹریننگ اور استغفار کرنے کی تربیت بھی اسے مل جائے اور پھر اللہ تعالیٰ فضل کرے تو جس طرح اس زمانہ میں بہت سے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو نازل ہوتے دیکھا ہے کثرت سے استغفار کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور زیادہ کثرت سے ان پر نازل ہوتے ہیں۔ سارا سال ہی نازل ہوتے رہیں۔

توبہ استغفار کرنے کے معنی یہ ہیں کہ انسان ہر وقت اپنے رب سے درخواست کرتا ہے کہ مجھ میں بشری اور فطری کمزوریاں ہیں اور میں اپنی بشری اور فطری کمزوریوں سے واقف ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اپنی ذات میں میرے اندر کوئی خوبی اور کمال نہیں۔ لیکن اے میرے رب تو نے میرے دل میں یہ خواہش پیدا کی ہے کہ میں تیرے قرب کو حاصل کروں اور تیری مدد کے بغیر میں تیرا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ تیرے قرب کے حصول کے لئے جس طاقت کی مجھے ضرورت ہے۔

جس نور کی مجھے ضرورت ہے جس علم کی ضرورت ہے جس کمال کی مجھے ضرورت [illegible] وہ تو ہی مجھے دے تو مل سکتا ہے۔ ورنہ نہیں مل سکتا۔ پس اے میرے رب! میں تیرے حضور عاجزی اور تضرع سے جھکتا ہوں اور تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ تو میری بشری اور فطری کمزوریوں کو ڈھانک دے اور آسمانی نور سے مجھے منور کر دے اور قرآن حکیم کی برکات سے مجھے حصہ دے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کی پیروی کے نتیجہ میں تیری جو محبت ایک انسان کو حاصل ہو سکتی ہے وہ محبت تو ہمیں عطا کر۔

پس ہر وقت

استغفار کی طرف ہر احمدی کو متوجہ رہنا چاہیئے

اور ہمیشہ اس کوشش میں رہنا چاہیئے کہ تکبر اور خود بینی کا کوئی شائبہ بھی ہمارے [illegible] میں باقی نہ رہے [illegible] اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(مطبوعہ الفضل ۲۳ نومبر ۱۹۶۷ء)

[illegible] دینی معلومات کا پرچہ لیا جائے گا جو کہ [illegible] کی ہر بچی ناصرات کا ہونا لازمی ہے۔ [illegible] سال سب سے اچھا کام کرنے والی بچی کو انعام دیا جائے گا۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

سکیم شعبہ ناصرات الاحمدیہ بھارت برائے سال ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱-۷۲ء

گزشتہ سال بچیوں کی کتابیں شائع نہ ہو سکنے کی وجہ سے کوئی امتحان دوران سال نہ ہو سکا تھا۔ اس سال ناصرات الاحمدیہ کا پورے سال کا پروگرام ابھی شائع کیا جا رہا ہے۔ عہدیداران کو بھی اطلاع دی جا رہی ہے بچیوں کی کتابیں راہ ایمان۔ مختصر تاریخ احمدیت اور یاد رکھنے کی باتیں چھپ کر آ گئی ہیں۔ اس لئے براہ مہربانی اپنی ناصرات کی تعداد کے مطابق کتب دفتر لجنہ مرکزیہ سے منگوا کر مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق تیاری کروائیں۔ تاکہ ہر بچی امتحان اور ہر پروگرام میں شامل ہو سکے۔ اس سال بچیوں کے تین گروپ بنائے جائیں۔ معیار سوئم (۸-۹-۱۰ سال) معیار دوئم (۱۱-۱۲-۱۳ سال) معیار اول (۱۴-۱۵ سال) کی بچیاں شامل ہوں۔

نصاب معیار سوئم — (عمر ۸-۹-۱۰ سال)

قرآن کریم ناظرہ۔ نماز سادہ۔ کلمہ طیبہ۔ ارکان اسلام۔ ربنا آتنا والی دعا۔ تسبیح (سبحان اللہ وبحمدہ ...) حفظ کرنا۔ نماز جمعہ کے آداب۔ مسجد کے آداب۔ نماز عید کی تکبیروں کی گنتی۔ آنحضرت صلعم کا نام۔ خلفائے راشدین کے نام۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے نام۔ قادیان کے مقامات۔ نظم (قرآن سب سے اچھا۔ قرآن سب سے پیارا) زبانی یاد کرنی ہے۔ کتاب یاد رکھنے کی باتیں ابتدائی دس صفحات حفظ کرنے ہیں۔

نوٹ:۔ امتحان ماہ جون کے آخر میں لیا جائے گا۔

نصاب معیار دوئم — (عمر ۱۱-۱۲-۱۳ سال)

راہ ایمان کا پہلا حصہ۔ یاد رکھنے کی باتیں ۹ صفحات تک۔ جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ ۲۲ صفحہ تک۔ امتحان جولائی کے پہلے ہفتہ میں لیا جائے گا۔

نصاب معیار اول — (عمر ۱۴-۱۵ سال)

راہ ایمان کا دوسرا حصہ مکمل۔ مختصر تاریخ احمدیت [illegible] صفحہ ۷۵ تک۔ کتاب یاد رکھنے کی باتیں مکمل۔ قرآن کریم کے پہلے پارے کا ترجمہ۔

امتحان آخر جولائی میں [illegible] ہے۔

پروگرام سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ بھارت

ماہ اکتوبر کے آخر میں ہر جماعت میں ناصرات کا سالانہ اجتماع اپنی اپنی جگہ رکھا جائے۔ اول۔ دوم۔ سوئم آنے والی بچیوں کے ناموں سے اطلاع دی جائے تاکہ ان کو انعامات بھجوائے جائیں۔

مقابلہ حفظ قرآن مجید۔ معیار اول کیلئے (۱۴-۱۵ سال) سورۃ الاعلیٰ۔ سورۃ الغاشیہ۔

معیار دوئم کے لئے (۱۱-۱۲-۱۳ سال) سورۃ قارعۃ۔ سورۃ والتین۔ سورۃ الزلزال

معیار سوئم کے لئے (۸-۹-۱۰ سال) سورۃ الناس۔ سورۃ الفلق۔ سورۃ اخلاص

سورۃ کوثر۔ سورۃ عصر۔

تقریری مقابلہ۔ معیار اول (۱۴-۱۵ سال) فی تقریر ۴ منٹ

(۱) اسوۂ رسول صلعم کا مختصر جائزہ (۲) رسول پاک صلعم اپنے گھر میں

(۳) [illegible] کی برکات اور فوائد۔

معیار دوئم (۱۱-۱۲-۱۳ سال) فی تقریر ۳ منٹ

(۱) رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد جوانی (۲) سیرت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

(۳) حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا کوئی کارنامہ

معیار سوئم (۸-۹-۱۰ سال بچیاں) (۱) امانت (۲) آداب مسجد (۳) پابندی وقت

ضروری ہدایات برائے ناصرات۔ (۱) ہر کے انتخاب کے علاوہ ہر بچی کو اپنا عہد نامہ یاد ہونا چاہیئے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ جس لڑکی نے معیار سوئم کا امتحان پاس نہ کیا ہو وہ معیار دوئم کا امتحان پاس نہیں کر سکتی یہ دونوں امتحان پاس کرنے کے بعد معیار اول کے امتحان میں شریک ہو سکتی ہے امتحان کی صحیح تاریخ کا اعلان بذریعہ اخبار بدر کر دیا جائے گا۔ (۲) لجنہ کی رپورٹ کے ساتھ باقاعدہ ناصرات کی رپورٹ آنی چاہیئے۔ ناصرات کی رپورٹ فارم بلینک چھپ گئے ہیں جو ناصرات کے پاس نہ ہوں منگوا لیں۔ رپورٹ اور چندہ ہر ماہ کی [illegible] تاریخ کو مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اپنی رپورٹ میں چندہ وقف جدید کی ہر ماہ بڑھوتی ضرور لکھوائیں (۳) جلسوں میں بچیوں کو تقریر کی مشق کروائی جائے۔ ناصرات کی ہر لڑکی سال کے دوران کم از کم ایک بار ضرور تقریر کرے (۴) دستکاری۔ خانہ داری اور ابتدائی طبی امداد کے متعلق بچیوں کو باتیں بتائی جائیں (۵) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے چندہ کا حصہ [illegible] [illegible] زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کی جائے۔ ہر امتحان [illegible] کی کرسی دی جائیگی [illegible] دینے سے [illegible] کروایا جائیگا [illegible] وقف جدید [illegible] [illegible]

"درویش فنڈ کب تک جاری رہیگا؟"

ایک دوست کے سوال کا جواب

از مکرم چودھری فیض احمد صاحب گجراتی قائمقام ناظر بیت المال (آمد) قادیان

"درویش فنڈ کب تک جاری رہے گا؟"

یہ ایک بیحد سادہ اور بے ساختہ سا سوال ہے، جو میرے ایک دورہ کے دوران ایک مخلص دوست نے مجھ سے کیا۔ اور میں نے ویسی ہی سادگی اور بے ساختگی سے انہیں جواب دیا تھا کہ:-

"جب تک درویش زندہ موجود ہیں"

لیکن بعد میں جب مجھے مزید سوچنے کا موقع ملا تو اس سوال نے میرے ذہن میں کچھ اور سوال پیدا کر دیئے اور میں نے محسوس کیا کہ سوال تو بہت واضح تھا اور قدرتی بھی لیکن میرے جواب میں کچھ اجمال رہ گیا۔ تاہم اس کی تفصیل کو میں نے کسی مناسب موقع کے لئے اٹھا رکھا تھا اور اب کچھ عرض کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

اس کارگہ حیات میں ابھرتی ہوئی اور ترقی کی منزل کی طرف قدم بڑھاتی ہوئی قوموں کی زندگی میں، جبکہ وہ مشکلات و مصائب سے نبرد آزما ہوتی ہوئی ایک ایک قدم اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی ہوتی ہیں بسا اوقات ایسے مواقع بھی آتے ہیں کہ بڑی سادگی سے ان کے نہاں خانۂ قلوب سے عرشِ اعلیٰ کو مخاطب کرتی ہوئی یہ صدا اٹھتی ہے کہ

مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ

ان کی اس صدا میں کوئی شکوہ نہیں ہوتا عدم یقین بھی نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی ان کے عزم کی اس پختگی میں کوئی دراڑ ہوتی ہے جو منزل کو پا لینے کے لئے ان کے دلوں میں فولادی میخ کی طرح جڑا ہوتا ہے۔ بلکہ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ اس سوال کی مثال کچھ ایسی ہی ہے جیسے ایک کمسن بچہ اپنے باپ کی انگلی پکڑے کسی سفر پر جا رہا ہو اور بڑے بھولپن سے اپنے باپ سے پوچھے کہ "ابا! ہمارا گاؤں کب آئے گا؟" اور ابا کہہ دے کہ "بیٹا! بس ہم پہنچنے ہی والے ہیں"

بعینہٖ جب زندگی کی جدوجہد میں قوم کے دبے ہوئے جذبات کا تموج ایک آہ بن کر مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے تو عرشِ اعلیٰ سے آفرینندۂ خلائق کی آواز آتی ہے کہ

"میرے بچو! اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْب"

یعنی تم بڑھے چلو۔ ایک غیر منقطع تگ و دو اور ہمتِ مردانہ کے ساتھ منزل کی طرف اپنا سفر جاری رکھو۔ وہ دیکھو! منزل خود چل کر تمہارے قریب آ رہی ہے۔

سو میں غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جس دوست نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا کہ "درویش فنڈ کب تک جاری رہے گا" تو یہ محض اس سوال کے الفاظ تھے۔ اور ان الفاظ کے پسِ پشت حقیقی مفہوم یہ تھا کہ "مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ" اور ظاہر ہے کہ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ کی آواز خوف و امید کی کشمکش کے وقت مضمحل ہوتے ہوئے اعصاب کی صدائے بازگشت ہوتی ہے بلکہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ کی آواز دراصل اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْب کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ کسی شاعر نے اسے بڑے اچھے انداز میں یوں بیان کیا ہے ؎

خبر بھی ہے تجھے ناحق دعا کو کوسنے والے
اثر سے جب ہو مایوسی تو ہوتا ہے اثر پیدا

سیدی حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب امیر مقامی قادیان کے نام درویشوں کے لئے پیغام بھجواتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ

"اگر آپ خلوصِ نیت اور سچی محبت اور ایک جذبۂ خدمت کے ساتھ قادیان میں ٹھہرے رہیں گے اور اپنے آپ کو احمدیت کا اعلیٰ نمونہ بنائیں گے تو نہ صرف خدا کے حضور میں یہ آپ کی خدمت خاص قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی بلکہ آنے والی نسلیں بھی آپ کے نمونہ کو فخر کی نگاہ سے دیکھیں گی۔ بے صبر انسان جلدی تھک جاتا ہے اور کچھ وقت کی انتظار کے بعد مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ کی آواز بلند کرنے لگتا ہے۔ مگر یہی وہ وقت ہوتا ہے کہ جب خدا کی نصرت قریب تر آ کر نئے میدان کا دروازہ کھولنے والی ہوتی ہے۔۔"

(الفرقان ربوہ۔ درویشانِ قادیان نمبر ۱۹۶۱ء)

مجھے چونکہ نظارت بیت المال کا ایک خادم ہونے کی وجہ سے اس معاملہ سے براہِ راست ایک محکمانہ تعلق ہے اس لئے جہاں تک "درویش فنڈ" کی اہمیت کا سوال ہے میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ ہماری جماعت کے مخلصین خدا تعالیٰ کے فضل سے اس اہمیت کو دل و جان سے تسلیم کرتے ہیں اور اپنی اپنی حیثیت اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ بعض مستطیع دوست جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے نواز کر اخلاص کے مقام پر کھڑا کیا ہے وہ اس فنڈ میں ہزاروں روپیہ سالانہ دیتے ہیں اور کم استطاعت رکھنے والے مخلصین بھی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق ذوق و شوق اور احساسِ فرض کے ساتھ اس فنڈ میں حصہ لیتے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ احمدیت کی تاریخ کے اس نازک دور میں احمدیت کے دائمی مرکز کی خدمت کرنے والے درویشوں کی ضروریات کا خیال رکھنا ان کے لئے ضروری ہے۔ الحمد کہ ذہنوں میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد ہمیشہ مستحضر رہتا ہے کہ

"بیرونی جماعتیں اپنے بھائیوں کا خیال رکھیں خصوصاً قادیان میں جو اصحاب الصُّفّہ رہتے ہیں ان کے متعلق ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ جس قدر غلہ اپنے لئے جمع کرے اس کا چالیسواں حصہ ان کے لئے نکال کر بھیج دے۔ مگر جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے وہ غلہ صدقہ سمجھ کر نہ دیں بلکہ ایک اسلامی بھائی چارہ کے لئے قربانی سمجھ کر دیں۔۔۔۔"

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا قادیان کے درویشوں پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ نے انہیں اصحاب الصُّفّہ قرار دے کر عزت افزائی فرمائی اور احباب جماعت کے دلوں میں ان کے لئے ایک مقام پیدا کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا فضل ہے کہ احباب جماعت نے بھی ہمیشہ درویشوں کو عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ اس کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ جماعت کے مخلصین متواتر ۲۳ سال سے اپنے ان بھائیوں کے لئے جذبات محبت اور فراخدلی کے ساتھ قربانی کرتے چلے آ رہے ہیں بلکہ ان کی قربانیوں کی مقدار میں بھی اور رفتار میں بھی اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ یا یوں سمجھئے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ سے یہ خاموش عہد کر رکھا ہے کہ وہ اس کی دی ہوئی توفیق کے مطابق اس آزمائشی دور میں نہ صرف اشاعتِ اسلام کی خاطر قربانی کرتے رہیں گے بلکہ وہ اپنے درویش بھائیوں کی تکالیف کے ازالہ کے لئے اور انہیں ذہنی انتشار سے بچانے کے لئے بھی [illegible] کوشش کرتے رہیں گے۔ جماعت کا گزشتہ ۲۳ سالہ عمل اس پر شاہد ناطق ہے۔ اور کیوں نہ ہوتا جب کہ مخلصین جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد بھی یاد رہتا ہے کہ:-

"دراصل قادیان کو آباد رکھنا ساری جماعت کا فرض ہے۔ لیکن تقدیرِ الٰہی کے ماتحت ایک حصہ کو قادیان سے نکلنا پڑا اور دوسرا حصہ قادیان میں آباد ہونے کی توفیق نہ پا سکا اور صرف قلیل حصہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ وہ موجودہ حالات میں قادیان میں ٹھہر کر خدمت دین بجا لا دیں

پس دوسروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی خدمت اور آرام کا خیال رکھیں۔ اور انہیں کم از کم ایسی مالی پریشانیوں سے بچا دیں جو توجہ کے انتشار کا موجب ہوں۔ حقیقتاً ہم پر درویشوں کا یہ احسان ہے کہ ہماری قربانی کر کے قادیان میں ہماری نمائندگی کر رہے ہیں پس یہ امداد ہرگز صدقہ و خیرات کے رنگ میں نہیں بلکہ ایک محبت کا تحفہ ہے جو شکریہ اور قدر دانی کے رنگ میں ہم غیر ہندوستانی دوست درویشوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔"

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ان

یتی ارشادات کے بین السطور سے یہ مفہوم ی منبادر طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ درویش نڈ جو ان بزرگان کی تحریک پر جاری ہوا ھا درویشوں کے لئے دور درویشی میں اری رہے گا۔ اور پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ ور درویشی کی آخری تعیین ہو ہی نہیں سکتی یونکہ اللہ تعالےٰ کے مقدرات کا تعیین بل از وقوع ممکن ہی نہیں۔ البتہ الٰہی ماعتیں اس باریک نکتہ کو اچھی طرح سمجھتی یں کہ اللہ تعالےٰ کے وعدے صبر و رضا ی کٹھن آزمائشوں میں پورا اترنے کے بعد بہر حال پورے ہوتے ہیں۔ زمین کی گردش رک سکتی ہے۔ سورج کی چمک اور مازت زائل ہو سکتی ہے۔ چاند سے چاندنی مفقود ہو سکتی ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے وعدے بہر حال پورے ہوتے ہیں۔ اور ہماری جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسے بے شمار وعدوں کو غیر معمولی مخالف حالات یں پورا ہوتے دیکھ دیکھ کر علیٰ وجہ البصیرت یقین کے اس طارم اعلیٰ پر قائم ہے جہاں اس ے ۔۔ بہ کبھی لغزش نہیں آ سکتی ہم میں سے ہر ایک نے احمدیت کے خلاف بپھرے ہوئے طوفانوں کو اُمڈتے دیکھا ہے اور انجام کار یہ بھی دیکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے زبردست ہاتھ نے نہ صرف ہماری جماعت ک ان طوفانوں کی تباہ کاریوں سے محفوظ رکھا بلکہ انہیں احمدیت کی ترقی کا موجب بنا دیا۔

پس جب ہم اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت کے عینی شاہد ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ کے ان دائمی وعدوں پر یقین نہ رکھیں کہ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ عبوری دور میں حالات خواہ کتنی مایوس کن صورت اختیار کر لیں، مصائب کی آندھیوں میں خواہ کتنی تندی آ جائے لیکن آخر کار کامیابی مومنین کے لئے مقدر ہوتی ہے۔ اسی طرح ہمارا ایمان ہے کہ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ کی تقدیر اٹل اور غیر مبدل ہے اور انبیاء کی ساری تاریخ اس پر شاہد ہے

درویش فنڈ کے متعلق ہمارے موجودہ امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اید اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعتہائے احمدیہ بھارت کے اہل ثروت مخلصین کے نام جو پیغام ۱۳ ظہور ۱۳۴۵ ہجری شمسی (۱۳ اگست ۱۹۶۶ء) کو ارسال فرمایا تھا اس میں حضور فرماتے ہیں :-

"آپ اپنے لئے ذریعۂ معاش کے انتخاب میں آزاد ہیں۔ خدا کے فضل سے ہر طرف وسیع میدانِ عمل موجود ہیں.... مگر کچھ ایسے دوست ہیں جنہوں نے ایک مقدس فریضہ کی ادائیگی کے لئے دُنیا سے منہ موڑ لیا ہے، درویشانِ قادیان جو اپنے ذریعۂ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں جن کا میدانِ عمل قادیان کی مختصر سی بستی تک محدود ہے وہ وہاں صرف اپنی نہیں ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں ہمارے دل ان کے لئے محبت اور احترام کے جذبات سے مملو ہیں۔ ہم ان کے احسان مند ہیں کہ انہوں نے ہم سب کی نمائندگی کرتے ہوئے اس مقدس فریضہ کی ادائیگی میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہے اور دنیا سے منہ موڑ لیا ہے۔ دنیا باوجود اپنی وسعتوں کے ان کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ ان کے ذرائع معاش محدود ہیں مگر ضروریاتِ انسانی ہم جیسی ہی ہیں پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ ہم ان کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم رکھیں اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدر دانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ ان کی ہر طرح امداد کریں تا وہ فارغ البالی اور بے فکری کے ساتھ مرکزِ سلسلہ اور شعائر اللہ کی حفاظت کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں دن رات مصروف رہیں"

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس پیغام سے ظاہر ہے کہ حضور نے کن قیمتی الفاظ میں جماعت کے احباب کو قادیان کے درویشوں کا خیال رکھنے کی تاکید فرمائی ہے اور ظاہر ہے کہ درویشانِ قادیان اب بھی قادیان میں موجود ہیں اور ان کی ضروریات بھی ویسی ہی موجود ہیں اور جب تک درویشی کا دور رہے گا تب تک یہ ضروریات بھی لاحق رہیں گی۔

سو میں جماعتہائے احمدیہ بھارت کے تمام احباب کی خدمت میں بہ عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ جس طرح آپ نے ہمت، استقلال اور اخلاص سے کام لے کر ۲۴ سال کے طویل عرصہ تک اپنے ان درویش بھائیوں کا خیال رکھا ہے اور محبت اور قدر دانی کے جذبات کے ساتھ ان کے لئے شاندار مالی قربانی کی ہے اپنی اس بے مثال قربانی کو آخر تک لے چلیں۔ مومن قربانی کے میدان میں ہمیشہ آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنی نگاہیں بلند رکھتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے اپنے امام کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہیں۔

درویش فنڈ کے وعدوں کے سلسلہ میں مجھے ایک اور تجربہ بھی ہوا ہے اور وہ یہ کہ بعض احباب جن کی مالی حالت کمزور ہوتی ہے اور وہ درحقیقت اپنی مجبوری کی وجہ سے زیادہ رقم کی قربانی نہیں کر سکتے اور ان کے دلوں میں ہر تحریک میں حصہ لینے اور اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے ایک جوش ہوتا ہے وہ کوئی چھوٹا وعدہ پیش کرنے میں جھجک محسوس کرتے ہیں اور ان کی عزتِ نفس چھوٹے وعدے میں روک بن جاتی ہے۔ حالانکہ اگر وہ غور کریں تو اللہ تعالےٰ کے حضور ایک غریب کی پانچ روپیہ کی قربانی ایک امیر کی پانچ ہزار روپیہ کی قربانی سے کسی طرح کمتر درجہ کی نہیں ہوتی۔ اللہ تعالےٰ مال کی مقدار کو نہیں دیکھتا بلکہ اس رُوح اور جذبۂ قربانی کو دیکھتا ہے جو اس مال کے پیچھے کارفرما ہوتا ہے

قصہ مشہور ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو فروخت کیا جا رہا تھا تو تمام خریدار بے شمار زر و جواہر اپنے ساتھ لائے تھے۔ انہی خریداروں میں ایک غریب سی بڑھیا بھی تھی جو حضرت یوسفؑ کو خریدنے کے لئے سُوت کی ایک انٹی لائی تھی اور یہی اس کی ساری پونجی تھی۔

اب اہلِ ذوق کا متفقہ فیصلہ ہے کہ سُوت کی وہ انٹی تمام زر و جواہرات پر بھاری تھی کیونکہ مالدار تو اپنے بے انتہا مالوں میں سے "کچھ" لائے تھے اور بڑھیا اپنا "سب کچھ" اٹھا لائی تھی۔

بہر حال اللہ تعالےٰ کے حضور قربانی کی مقدار نہیں دیکھی جاتی بلکہ کیفیت دیکھی جاتی ہے۔ اور اس خلوص کو دیکھا جاتا ہے جو اس قربانی کے پیچھے کام کر رہا ہوتا ہے اس لئے جماعت کے وہ مخلصین جو مالی لحاظ سے کمزور ہوں ان کے دل میں یہ خیال آنا ہی نہیں چاہیئے کہ ان کی قربانی کی مقدار کم ہے۔ اگر قربانی کی مقدار کو ہی اصل معیار قرار دیا جائے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم کی ان قربانیوں کے متعلق کیا کہا جائے گا جو مٹھی بھر جَو یا چند کھجوروں کی صورت میں ہُوا کرتی تھیں! ہم میں سے ہر شخص دل کی گہرائیوں سے تسلیم کرتا ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی قربانیاں عدیم المثال تھیں ان چند کھجوروں اور مٹھی بھر جَو کی برکت ہے کہ آج ہم دنیا میں ستر کروڑ کی تعداد میں ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کے بعد جب اسلام کو فتوحات حاصل ہوئیں اور پھر مسلمانوں میں بڑے بڑے بادشاہ اور شہنشاہ ہوئے اور انہوں نے اسلامی یادگاریں قائم کرنے کے لئے کروڑوں روپے خرچ کئے لیکن ہمارا عقیدہ ہے کہ مٹھی بھر جَو کے مقابلہ میں ان کروڑوں روپیہ کی قطعاً کوئی حیثیت نہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ :-

"پس چاہیئے کہ خدا تعالےٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا..."

دراصل جماعت کی اجتماعیت میں بڑی قوت ہوتی ہے۔ اور جس طرح ننھی ننھی اور کمزور سی بوندیں جب اجتماعیت اختیار کر کے سیلاب کی صورت میں بڑھتی ہیں تو بڑے بڑے مضبوط قلعوں کو اکھاڑ کر رکھ دیتی ہیں اس لئے کسی دوست کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اس کی قربانی کی مقدار کم ہے کیونکہ ایسی ہی کم مقدار کی قربانیاں جب مرکز میں اکٹھی ہو جاتی ہیں تو وہ ایک بڑی مقدار بن جاتی ہیں۔ اور یہی فلسفہ ہے جماعت اور اجتماعیت کا سے

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

میں سمجھتا ہوں کہ جس بھائی نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا کہ

"درویش فنڈ کب تک جاری رہیگا"

ان کے سوال کے پس پردہ اصل مفہوم یہی تھا کہ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ۔ میں نے کوشش کی ہے کہ اپنے بھائی کے ظاہری سوال کا جواب عرض کر دوں۔ لیکن مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ کا جواب مجھ جیسے کمزور انسان کے بس کی بات نہیں۔ البتہ یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ آسمان کے فرازوں سے اس سوال کا جواب بہت پہلے علام الغیوب کی طرف سے دیا جا چکا ہے کہ

اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ

زکوٰۃ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت کے اکثر صاحب نصاب مخلصین کی طرف سے زکوٰۃ وصول ہو چکی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء لیکن ابھی بعض احباب کی طرف سے رقوم کا انتظار ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ جلد اپنے اس فرض سے سبکدوش ہو کر ممنون فرمائیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

آخری قسط

وحی و الہام کے متعلق اسلامی نظریہ

تقریر محترم مولینا ابو العطاء صاحب فاضل بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء

جماعت احمدیہ کے ۷۹ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مورخہ ۲۸ر دسمبر کے پہلے اجلاس میں محترم جناب مولینا ابو العطاء صاحب فاضل نے جو تقریر مندرجہ بالا موضوع پر فرمائی اس کا متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے ——— ایڈیٹر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے وحی کے تین درجات کا ذکر کرتے ہوئے تیسرے درجہ والی کامل وحی کے سلسلہ میں تحریر فرمایا ہے:۔

"یہ قسم محض کامل افراد کو حاصل ہوتا ہے جو تجلیات الٰہیہ کے حلقہ کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔ اس درجہ کو پانے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو خدا تعالےٰ سے کامل تو تع رکھتے ہیں اور حقیقت میں وحی کا لفظ انہیں کی وحی پر اطلاق پاتا ہے"

(حقیقۃ الوحی ص۵)

پھر حضور علیہ السلام اپنے بارے میں یہ اعلان فرماتے ہیں کہ:۔

"میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا آنا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الورٰی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہوں کی پیروی نہ کرتا سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۶۴-۶۵)

پس یہی وجہ ہے کہ مسیح موعود پر نازل ہونے والی وحی اپنی شان اور مرتبہ میں بہت اعلیٰ ہے وہ اپنی قطعیت اور یقین میں اولوالعزم انبیاء علیہم السلام کی وحی کی مانند ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

(الف) "میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیم سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحٰق سے اور اسمٰعیل سے اور یعقوب سے اور یوسف سے اور موسیٰ سے اور مسیح ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل ہوئی ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشا مگر یہ شرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔"

(تجلیات الٰہیہ ص۲۴)

(ب) "یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے اس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے وہ کلام جو میرے اوپر نازل ہوا یقینی اور قطعی ہے۔ اور جیسا کہ آفتاب اور اس کی روشنی کو دیکھ کر کوئی شک نہیں کر سکتا کہ یہ آفتاب اور اس کی روشنی ہے۔ ایسا ہی میں اس کلام میں بھی شک نہیں کر سکتا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر نازل ہوتا ہے۔ اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی کتاب پر۔"

(تجلیات الٰہیہ ص۲۵)

حضور علیہ السلام نے اپنے منظوم کلام میں اس یقین پر وحی کامل کا ذکر فرمایا ہے گویا جس طرح جملہ نبیوں کو وحی ربانی پر یقین تھا۔ ویسا ہی یقین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے پر نازل ہونے والی وحی پر تھا۔ فرماتے ہیں۔

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے
وارث مصطفیٰ شدم بہ یقیں
شدہ رنگیں برنگ یار حسیں
آن یقینے کہ بود عیسےٰ را
برکلامے کہ شد برو القا
وآں یقین کلیم بر توراۃ
وآں یقیں ہائے سید السادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں
ہر کہ گوید دروغ ہست لعیں
لیک آئینہ ام ز رب غنی
از پئے صورت مہ مدنی

(نزول المسیح)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی قرآن پاک کی کامل ظل ہے۔ اس لئے اس میں ہر ملک اور ہر زمانہ کے لئے ایسی پیشگوئیاں موجود ہیں جو اپنے اپنے وقت پر پوری ہو کر اسلام کی حقانیت اور قرآن پاک کی سچائی پر مہر کرتی رہتی ہیں گویا یہ پاک وحی صداقت اسلام کا ایک درخشندہ نشان ہے وقت کے لحاظ سے اس وحی کی تفصیل میں جانا ممکن نہیں تقریر کو ختم کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو اقتباس پیش کرتا ہوں

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں بنی نوع پر ظلم کروں گا اگر میں اس وقت ظاہر نہ کروں کہ وہ مقام جس کی میں نے تعریفیں کی ہیں اور وہ مرتبہ مکالمہ اور مخاطبہ جس کی میں نے اس وقت تفصیل بیان کی وہ خدا کی عنایت نے مجھے عنایت فرمایا ہے۔ تا میں اندھوں کو بینائی بخشوں اور ڈھونڈنے والوں کو اس گم گشتہ کا پتہ دوں اور سچائی کو قبول کرنے والوں کو اس پاک چشمہ کی خوشخبری سناؤں جس کا تذکرہ بہتوں میں ہے۔ اور پانے والے تھوڑے ہیں۔ میں سامعین کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا کاش جو میں نے دیکھا ہے وہ لوگ دیکھیں اور جو میں نے سنا ہے وہ سنیں اور قصوں کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۲۸)

۲۔ پادری صاحبان کے نام "دعوت حق" اشتہار میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس زمانے میں بھی اس پاک نبی کی بہت توہین کی گئی اس لئے خدا کی غیرت نے جوش مارا اور سب گذشتہ زمانوں سے زیادہ جوش مارا اس نے مجھے اس نے مسیح موعود کر کے بھیجا۔ تا کہ میں اس کی نبوت کے لئے تمام دنیا میں گواہی دوں اگر میں بے دلیل یہ دعوےٰ کرتا ہوں تو جھوٹا ہوں لیکن اگر خدا اپنے نشانوں کے ساتھ اس طور سے میری گواہی دیتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں مشرق سے مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک اس کی نظیر نہیں۔ تو انصاف اور خدا ترسی کا تقاضا یہی ہے کہ مجھے میری اس تعلیم کے ساتھ قبول کریں۔ خدا نے میرے لئے وہ نشان دکھائے ہیں کہ اگر وہ امتوں کے وقت نشان دکھلائے جاتے جو پانی اور آگ اور ہوا سے ہلاک کی گئیں تو وہ ہلاک نہ ہوتیں مگر اس زمانہ کے لوگوں کو میں کس سے تشبیہ دوں؟ وہ اس بدقسمت کی طرح ہیں جس کی آنکھیں بھی ہیں پر دیکھتا نہیں اور کان بھی ہیں پر سنتا نہیں اور عقل بھی ہے۔ پر سمجھتا نہیں میں ان کے لئے روتا ہوں اور وہ مجھ پر ہنستے ہیں اور میں ان کو زندگی کا پانی دیتا ہوں اور وہ مجھ پر آگ برساتے ہیں۔

خدا میرے پر نہ صرف اپنے قول سے ظاہر ہوا ہے۔ بلکہ اپنے فعل کے ساتھ بھی اس نے میرے پر تجلی کی اور میرے لئے وہ کام دکھلائے اور دکھلائے گا۔ کہ جب تک کسی پر خدا کا فضل نہ ہو اس کے لئے یہ کام دکھلائے نہیں جاتے۔ لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا لیکن خدا نے مجھے قبول کیا کون ہے جو ان نشانوں کے دکھلانے میں میرے
باقی دیکھیں صفحہ ۔۔۔

قسط اول

جناب پادری عبدالحق صاحب "رئیس المناظرین" کے

مسیحی ہونے کی حقیقت اور وجوہات پر ایک نظر

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

ہم مدیر محترم "ھما" لکھنؤ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے اس جواب و موازنہ سے ناراض نہ ہوں بلکہ اسے اپنے رسالہ ھما میں شائع کر کے ہمیں شکریہ کا موقعہ دیں۔ یہ مضمون بھی ہماری طرف سے پورے احترام و نرمی و محبت سے پیش کیا گیا ہے اور رسالہ "ھما" کے اغراض و مقاصد میں یہ امر بھی شامل ہے کہ وہ ایسے مقالے شائع کرے جن سے مسیحی حضرات اسلامی عقائد سے اور مسلم احباب مسیحی عقائد سے آشنا ہو سکیں اور سچائی کو اختیار کر سکیں۔

ہم نے افہام و تفہیم کے جذبہ کے تحت ہمدردانہ اور دوستانہ رویہ کو ملحوظ رکھا ہے۔ رسالہ ھما میں مسیحی علماء کو اسلامیات پر اور مسلم علماء کو مسیحی موضوعات پر تحقیقی اور مذہبی مقالے لکھنے اور شائع کرنے کی دعوت دی گئی ہے اور بالمشافہ گفتگو اور تبادلہ خیالات کے لئے راہیں ہموار کرنے کا طریق اختیار کرنے و اپنانے کا اظہار کیا ہے ان اغراض میں سے یہ بات عمدہ ہے کہ مسیحیوں میں اسلام کے سنجیدہ مطالعہ کا ذوق پیدا ہو اور ان کے لئے ایسا مواد فراہم کیا جائے جو انہیں مسلم احباب سے دوستانہ تبادلۂ خیالات کرنے میں مدد دے سکے۔ ہمارے لئے تشکر یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ سچائی کو معلوم کر کے اسے اختیار کرنے کا موقع ملے۔

خاکساری سے ہم نے لکھا ہے
نہ کوئی سختی نہ کوئی شدت ہے

خاکسار
۲۱ فروری محمد ابراہیم قادیانی

عیسائی بھائیوں کے "رئیس المناظرین" جناب پادری عبدالحق صاحب چند گڑھ نے عیسائی رسالہ "ھما" لکھنؤ بابت اکتوبر ۱۹۶۸ء میں اپنے مسیحی ہونے کی حقیقت کا اظہار فرمایا ہے۔ پادری صاحب موصوف کے مسیحی ہو جانے کا تو ہمیں افسوس ہے مگر ان کے اس بیان سے ہمیں خوشی ہوئی ہے کیونکہ ہمیں ان کے بیانات سے حقیقت ظاہر کر کے انہیں راہ راست پیش کرنے کا موقع ملا ہے۔

اگر پادری صاحب موصوف نے خدا تعالیٰ کی خاطر عیسائیت کو اختیار کیا ہے اور اسلام کو بزعم خود اس کی کمزوری کے باعث ترک فرمایا ہے تو اب اپنے خیالات و عقائد پر نظر ثانی کر کے ان کی کمزوری اور اسلام کی حقانیت کو معلوم کر کے وہ اسلام کو دوبارہ اختیار کر کے خدا تعالیٰ کی طرف آ سکتے ہیں۔

اب ہم جناب پادری صاحب موصوف کی وجوہات کا جائزہ لیتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ پادری صاحب نے سخت مغالطہ کھایا ہے۔ انہوں نے قرآن کریم اور اناجیل کا مقابلہ و موازنہ صحیح طور پر نہیں کیا اگر وہ ایسا کرتے تو وہ یقیناً قرآنی ہدایات و تعلیمات کو اناجیل سے بہتر پاتے ممکن ہے کہ انہوں نے موازنہ کیا ہو اور اسلام کی تعلیم کو اناجیل سے بہتر پایا ہو مگر عملی میدان میں آنا ان کی طبیعت نے گوارا نہ کیا ہو کیونکہ اسلام بمقابلہ عیسائیت عملی مذہب ہے اور موجودہ عیسائیت عمل سے ان کو چھٹکارا دلاتی ہے اور ان کی نجات کا مدار بغیر شریعت کے اعمال کے "مفت" فضل پر ٹھہراتی ہے۔ جس کے ساتھ ان کے نزدیک عمل کی کچھ بھی ضرورت نہیں رہتی۔ جبکہ اسلام میں نجات و فلاح خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے مگر اس کے ساتھ نیک نیتی و اعمال صالحہ کی شرط ہے۔

پادری صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ میں مسلمان تھا۔ عہد نامہ پڑھنے پر یوحنا ۳: ۱۶ اور اعمال ۴: ۱۲ اور تیمتھیس ۱: ۱۵ اور ایسا ہی عبرانیوں کے نام خط کے ساتویں باب کی چوبیسویں اور پچیسویں آیات نے مجھ پر بڑا اثر کیا اور میں نے محسوس کیا میں بھی گنہگار ہوں اور مجھے نجات کے لئے خدا کے اکلوتے بیٹے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ اکیلا منجی ہے۔

پادری صاحب کا مدعا یہ ہے کہ از روئے اناجیل نسل آدم تمام موروثی طور پر گنہگار ہے اور وہ بھی اس میں شامل ہیں۔ اس لئے نجات کے محتاج ہیں اور نجات صرف مسیح کے ہاتھ میں ہے پادری صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ انجیل مقدس کا واضح طور پر یہ اعلان ہے کہ

"نجات نیک اعمال کر کے نہیں کمائی جا سکتی خدا صرف نیک اعمال ہی نہیں بلکہ دل کی تبدیلی چاہتا ہے"

پادری صاحب موصوف کا مدعا یہ معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کی رو سے نجات کے لئے دل کی پاکیزگی اور نیک اعمال دونوں ضروری ہیں۔ چنانچہ آگے چل کر بھی وہ تحریر فرماتے ہیں کہ

"خدا صرف نیک اعمال ہی نہیں چاہتا بلکہ دل کی تبدیلی چاہتا ہے"

گویا پادری صاحب موصوف نجات کے لئے نیک اعمال اور دل کی پاکیزگی دونوں کو ضروری یقین کرتے ہیں۔ حالانکہ "پولوس مقدس" "مفت" اور "بغیر شریعت" پر عمل کئے نجات کا ڈھنڈورا پیٹ چکے ہیں۔ یہ بیان ان کے پولوس کے اس اعلان کے سراسر خلاف ہے جس کے لئے ہم نے اپنے سابقہ مضمون میں اُن کے تین حوالے پیش کئے تھے۔ مگر مدیر محترم نے یہ کہہ کر کہ یہ سراسر دروغ بیانی ہے پولوس کا یہ مطلب نہیں۔ ہمیں کوس لینا ہی کافی سمجھ لیا تھا۔ امید ہے کہ جناب پادری صاحب موصوف پولوس کے "مفت" اور "بغیر شریعت" والے اعلان کی کوئی معقول توجیہہ پیش فرمائیں گے۔ کیونکہ ان کا مذکورہ بیان پولوس کے صریح خلاف ہے۔

ہمیں تھوڑا سا تعجب ہے کہ پادری صاحب موصوف نے آگے چل کر خود اپنے اس بیان کے بھی سراسر خلاف و متضاد لکھا ہے۔ انہوں نے "نیک اعمال" کی طرف سے اجتناب اختیار کر کے صرف دل کی پاکیزگی کو ہی اصل موضوع بنا لیا ہے

سوال یہ تھا کہ ایک انسان جو گناہ آلود دل رکھتا ہے اور اس کے اعمال بھی خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہیں کس طرح ان سے نجات حاصل کر سکتا ہے اور وہ کون سے برے اعمال ہیں جن سے انسان کو بچنا ضروری ہے اور وہ کون سے نیک اعمال ہیں جن کو بجا لانا خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والا ہے۔ مگر جناب پادری صاحب اس کی طرف سے ہٹ کر لکھتے ہیں کہ

"جب آدمی کا دل اور اس کے خیالات ناپاک ہیں تو اسے کیا چیز پاک صاف کر سکتی ہے اس کا جواب مجھے پادریوں کی طرف سے یہ ملا کہ مسیح نیا دل اور نئی طبیعت بخشنے پر قادر ہے۔"

(ہما صفحہ ۲۲)

حالانکہ ان کو اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کرنا چاہیئے تھا اور دیکھنا چاہیئے تھا کہ ان دونوں مذاہب میں سے کونسا مذہب معقول اور دلائل پر مبنی اور افضل ہے۔ ... کے تو یہ معنی ہیں کہ آپ نے قرآن کریم و حدیث اور عیسائیت کا موازنہ کئے بغیر یکطرفہ فیصلہ کر لیا کہ اسلام میں انسان کی پاکیزگی کا کوئی نسخہ نہیں۔ پادری صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے جب قرآن و احادیث کو دیکھا تو مجھے ان میں اس بات کی تائید ملی کہ عمل پر نجات نہیں بلکہ فضل پر اس کا دار و مدار ہے۔

مگر پادری صاحب سے ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر اسلام میں بھی ان کو فضل ہی کا سہارا ملا تو انہوں نے اسے ترک کر کے عیسائیت کیوں اختیار کر لی اسلام پر کیوں نہ قائم رہے۔ اس کی وجہ یقیناً یہی ہے کہ اسلام عملی مذہب ہے، اور اعمال صالحہ کو نجات کے لئے شرط ٹھہراتا ہے اور پادری صاحب پولوس مقدس کی اقتداء میں اعمال سے بھاگتے ہیں۔ اور اگر پادری صاحب پولوس کی طرح اعمال کو غیر ضروری ٹھہراتے ہیں تو انہوں نے اس کے خلاف یہ کیوں لکھا کہ دل کی پاکیزگی کے ساتھ "نیک اعمال" کو بھی خدا تعالیٰ چاہتا ہے یہ تو صاف دو رنگی معلوم ہوتی ہے۔ (باقی آئندہ)

بدر کا آئندہ شمارہ

مسیح موعود نمبر

ہوگا

حسب سابق ادارہ بدر امسال بھی "یوم مسیح موعود" کے مبارک و مسعود موقعہ پر بدر کا مسیح موعود نمبر شائع کر رہا ہے یہ خصوصی شمارہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸ ر ماہ امان (مارچ) ۱۳۵۰ ہش کو شائع ہوگا۔ خریداران بدر اور قارئین کرام مطلع رہیں۔

(ایڈیٹر بدر)

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم مصلح موعود کا انعقاد

جماعت احمدیہ کیرنگ

مرکزی ہدایت کے مطابق مورخہ ۲۰ر فروری کو جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ جلسہ سے قبل متعدد بار جماعت میں اعلان کیا گیا۔ منادی بھی کرائی گئی۔ حسب پروگرام نماز مغرب کے بعد احمدیہ مسجد کے صحن میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم شیخ عبدالعزیز صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم [illegible] الدین خاں صاحب و مکرم مجیب الرحمان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم انیس الرحمن خاں صاحب نے تقریر کی جس میں انہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محاسن اور اوصاف بیان کئے۔ ان کے بعد خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں پیشگوئی مصلح موعود کے متن کا اڑیہ ترجمہ سنایا۔ اور بتایا کہ کس طرح لفظ بلفظ یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ پوری ہوئی۔ خاکسار کی تقریر کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اس طرح یہ جلسہ رات کے [illegible] بجے ختم ہوا۔ جلسہ میں جماعت کے کثیر مرد [illegible] شامل ہوئے۔

خاکسار [illegible] حسن خاں دیہاتی مبلغ از کیرنگ اڑیسہ

جماعت احمدیہ بھاپور

۱۰ر تبلیغ مطابق ۲۰ر فروری ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ مسجد بھاپور میں بعد نماز مغرب جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم احمد حسین صاحب صدر [illegible] و کیل تنویر [illegible] نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم خلیل احمد صاحب نجیب شہر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم سے

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

پہلی تقریر مکرم نور الدین صاحب ناصر وکیل [illegible] کی۔ آپ نے پیشگوئی کا پس منظر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مصلح موعود کی ایک علامت بتائی گئی ہے کہ "وہ ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا" فاضل مقرر نے اس علامت پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت اقدس مصلح موعود کی عظیم الشان دینی قومی اور ملی خدمات [illegible] کی ایک سے ایک بڑھ کر پُر معارف اور [illegible] الآراء تقاریر، بصیرت افروز تصانیف [illegible] جماعت کی ترقی کے لئے آپ کی [illegible] اور اُن کے عظیم الشان نتائج [illegible] زندہ اور قطعی ثبوت [illegible] کے ذہین [illegible] فہیم اور علوم ظاہری [illegible] باطنی [illegible]

دوسری تقریر مکرم مبارک احمد صاحب [illegible] نے کی آپ نے مصلح موعود کی علامت "کہ وہ جلد جلد بڑھے گا" پر روشنی ڈالی۔ آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے پیشگوئی کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ اسلام کی فتح کا عظیم الشان نشان ہے اور اسلام کی فتح اور کامیابی کی دو صورتیں اس نشان میں بیان کی گئی ہیں اول یہ کہ تیری نسل بہت ہوگی۔ دوسری یہ کہ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔

آخر پر خاکسار نے حضرت مصلح موعود کی دو اہم تحریکات "تحریک جدید اور وقف جدید" کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی اور کہا کہ ہر جماعت کے فرد کو ان تحریکات میں شامل ہو کر مصلح موعود کے ساتھ عملی محبت کا ثبوت دینا چاہیئے۔

بعدہٗ صدر جلسہ نے چند الفاظ مصلح موعود کی پیشگوئی کے بارے میں کہہ کر دعا کے بعد جلسہ کے برخاست ہونے کا اعلان کیا۔

نیف احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ بھاپور

جماعت احمدیہ سرینگر

مورخہ ۲۱ر فروری کو مسجد احمدیہ سرینگر میں مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب کی صدارت میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب عمل میں آئی۔ تلاوت کلام مجید مکرم رفیق احمد صاحب نائک نے کی اور نظم مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ درثمین سے پڑھ کر سنائی۔ نظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعود کا متن مکرم شکیل احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔ ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ایم بی بی ایس نے پیشگوئی کی وجہ تسمیہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ یہ پیشگوئی اس لئے کی گئی تھی تاکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے زندہ ہونے پر دال ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تو اقوام عالم نے اسے بھی اپنے مذاق کا نشانہ بنایا۔ لیکن پیشگوئی پوری ہوئی اور اسلام اور بانی اسلام کیلئے آج [illegible] کو ثبوت کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے بعد خاکسار نے اس امر کی وضاحت کی کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق سیدنا محمود رضی اللہ عنہ تھے۔ [illegible] بعض لوگ اپنی کوتاہ فہمی کی وجہ سے آپ کو نہیں مانتے [illegible] لیکن پیشگوئی کا حرف حرف سیدنا محمود رضی اللہ عنہ پر [illegible]

[illegible] مصلح موعود ہونے پر روشن دلیل ہے۔ خاکسار نے عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کیا کہ در اصل مصلح موعود کا دور سیدنا محمود کا زمانہ تھا۔

خاکسار کے بعد مکرم محمد مقبول صاحب ڈار [illegible] آف ہاری پاری گام نے کلام محمود سے ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

آخر میں مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں اس امر کی وضاحت فرمائی کہ کس طرح اللہ جل شانہٗ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو ظاہری و باطنی علوم سے پُر کیا تھا۔ آپ نے نہایت مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں اپنے مضمون کو ادا کیا۔

بعد دعا جو خاکسار نے کرائی یہ اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج برآمد کرے۔

خاکسار شیخ غلام نبی نیاز خادم سلسلہ

جماعت احمدیہ بمبئی

جماعت احمدیہ بمبئی کے زیر اہتمام مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۷۱ء کو انجمن بلڈنگ میں بعد نماز عصر جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم محمد سلیمان صاحب بی اے صدر جماعت نے انجام دیئے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ناصر احمد خاں صاحب یونس [illegible] صاحب قائد خدام الاحمدیہ [illegible] عبد الحمید [illegible] صاحب سیکرٹری تبلیغ اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ مکرم انوار احمد صاحب بی۔ اے چونکہ اس اجلاس میں حاضر نہ ہو سکے۔ ان کا مضمون عزیزم عبد الشکور صاحب [illegible] نے پڑھ کر سنایا۔

اجلاس کے آغاز میں صدر اجلاس نے پیشگوئی مصلح موعود سے متعلقہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان کردہ علامات مصلح موعود کے مصداق سیدنا محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں اس امر کی وضاحت کی کہ اللہ تعالیٰ جب کسی نبی یا ولی کو اولاد کی بشارت دیتا ہے۔ تو اس بشارت کے نتیجہ میں ہمیشہ نیک اولاد [illegible] پیدا ہوتی ہے۔ اور ایسی سنت الٰہی [illegible] . . . . کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں فرمایا ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری اولاد اور فرزند موعود مصلح موعود بشارت الٰہی کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے سنت الٰہی کے مطابق [illegible] رکھتے ہیں۔ [illegible] مسیح موعود علیہ السلام کی ساری مبشر [illegible]

اولاد صاحب عفت و عظمت ہے۔ خود غیر مبایعین کو بھی اپنی اولاد مبشرہ کے صالح ہونے کا اقرار دیا ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود کو اللہ تعالیٰ نے احسن رنگ میں خدمت دین بعد اشاعت اسلام کی توفیق عطا فرمائی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ اور آپ کی ذات گرامی پر اعتراض و نکتہ چینی کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کے مصداق ہیں سے

طعنہ بر پاکان نہ بر پاکان بود
خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

یہ اجلاس نماز مغرب تک جاری رہا۔ بعد دعا یہ اجلاس برخاست ہوا۔ احباب کی حاضری اس دینی اجتماع میں ماشاء اللہ کافی تھی۔ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو دینی اور اجتماعی کاموں میں بیش از بیش حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار بشیر لطیف احمد امینی
انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

جماعت احمدیہ پینگاڈی

بعد نماز مغرب و عشاء [illegible] جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک عزیزم نذیر احمد خاں صاحب اور عزیزم ظفر خاں صاحب نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں مکرم جمعہ خاں صاحب نگران خدام الاحمدیہ و سیکرٹری مال [illegible] جلسہ کی غرض و غایت (۲) مکرم چوہدری عبد [illegible] صاحب خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود (۳) مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب فاضل نے حضرت مصلح موعود کے کارناموں کے عنوان پر تقاریر کیں۔ آخر پر سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے [illegible] دعا کرا کر جلسہ کی کارروائی کو ختم [illegible] کیا۔

خاکسار محمد فرمان علی [illegible]
صدر جماعت احمدیہ پینگاڈی

جماعت احمدیہ کرڈاپلی

مرکزی ہدایت کے مطابق ۲۰ر تاریخ بروز [illegible] بعد نماز مغرب [illegible] زیر صدارت مکرم جناب قمر علی صاحب صدر جماعت احمدیہ کرڈاپلی جلسہ یوم مصلح موعود کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم مولوی [illegible] الحلیم صاحب فاضل کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم جناب محمد یار محمد صاحب کی نظم کے بعد سب سے پہلے خاکسار محمد رفیق نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی بعد ازاں مکرم عبد الشکور صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت مجلس خدام الاحمدیہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ مکرم مولوی [illegible] صاحب شاکر نے "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" کے موضوع پر [illegible] [illegible] حضرت مصلح موعود [illegible]

جماعت احمدیہ مدراس

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق مورخہ ۱۸ ر تبلیغ ۱۳۵۰ ہش بمطابق ۱۸ ر فروری شام کے ۵½ بجے جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام نہایت وقار اور شان کے ساتھ یوم مصلح موعودؓ کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت کے فرائض مکرم محمد رفیق صاحب سیکرٹری مال و قاضی جماعت نے ادا فرمائے

مکرم ڈاکٹر میراں شاہ صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم منصور احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے پس منظر کے بارے میں تامل زبان میں مکرم اے۔ عبد السلام صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے تبلیغ کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر مکرم شیخ محی الدین علی صاحب نے حضرت مصلح موعود کے کارناموں کے موضوع پر اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان نے حضرت مصلح موعود کا وجود خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک زندہ نشان ہے کے عنوان پر تقاریر کیں۔

اس جلسہ کی آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ میں نے تفصیل سے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر اور اس پسر موعود کے متعلق کتب سابقہ میں جو پیشگوئیاں تھیں ان کا ذکر کیا خاکسار نے علامات پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے خاص طور پر "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" اور "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" "وہ جلد جلد بڑھے گا" وغیرہ امور کے بارے میں مفصل رنگ میں بیان کیا میری تقریر پون گھنٹہ تک رہی۔

اس کے بعد محترم صدر صاحب نے تقریر کرتے ہوئے۔ بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ قبل از وقت ایک لڑکے کی پیشگوئی اور اس لڑکے کی علامات کے متعلق بتاتا ہے۔ اس کے چند سال کے بعد وہ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اور تمام علامات اس پر پوری ہوتی ہیں۔ یہ بھی خدا کی نشان ہے کہ اس لڑکے کو خدا تعالیٰ اس وقت تک موت نہیں دیتا جب تک ایک ایک علامت جو قبل از وقت بتائی گئی تھی پوری نہیں ہوتی گویا کہ مصلح موعود کا وجود خدا تعالیٰ کی زندہ ہستی ہونے کا زندہ ثبوت ہے۔ بعد میں آپ نے حضرت مسیح موعود کا ایک مکتوب گرامی پڑھ کر سنایا جس میں جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ صدارتی تقریر اور دعا کے بعد یہ مبارک اور علمی تقریب نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔

[illegible] لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام بھی علیحدہ طور پر ایک تقریب منعقد ہوئی تھی

خاکسار:۔ محمد عمر مبلغ انچارج

مدراس

جماعت احمدیہ بنگلور

جماعت احمدیہ بنگلور نے جلسہ یوم مصلح موعودؓ مورخہ ۲۱ ر تبلیغ ۱۳۵۰ ہش مطابق ۲۱ ر فروری بروز اتوار بعد نماز عصر بمقام دار الفضل منایا۔

جلسہ کی صدارت مکرم مرزا عبد الرحمٰن بیگ صاحب نے فرمائی بعد تلاوت قرآن کریم محترم صدر صاحب جلسہ نے حضور ایدہ اللہ کا عہد دہرایا۔ بعد اس کے خاکسار نے کلام محمود سے سیدنا حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا صدر جلسہ نے افتتاحیہ تقریر فرماتے ہوئے پیشگوئی مصلح موعود کا متن اور آج کے جلسہ کی غرض و غایت بھی بیان کی۔

پہلی تقریر مکرم مولوی بی۔ ایم کریم احمد ثنا صاحب نے اختصار کے ساتھ بعنوان "پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر" کی آپ نے بتایا اللہ تعالیٰ کی شروع سے سنت رہی ہے۔ کہ جب بھی اللہ تعالیٰ دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا کرنا چاہتا ہے۔ تو اپنے برگزیدہ بندوں کو مبعوث فرماتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اشاعت اسلام کی غرض سے بھیجنا تھا۔ اور آپ کے مشن کو آگے بھی چلانا تھا۔ اسلئے مسیح موعود علیہ السلام کو بطور نشان ایک موعود لڑکے کی پیدائش کی خبر عطا فرمائی۔

دوسری تقریر عزیزم محمد سمیع اللہ نے ہندی میں "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے موضوع پر کی تیسری تقریر عزیزم محمد عرفان اللہ نے "مصلح موعودؓ کے کارنامے" کے عنوان پر انگریزی میں کی چوتھی تقریر خاکسار نے "کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا" کے عنوان پر کی پانچویں تقریر محترم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال جو کہ بنگلور تشریف لائے ہوئے تھے نے کی اور نصیحت فرمائی کہ ہم حقیقی معنوں میں مصلح موعودؓ جیسی عظیم الشان ہستی کی روح کو ثواب اسی وقت پہنچا سکتے ہیں جبکہ ہم آپؓ کے بتائے ہوئے راستے پر عمل کریں چھٹی تقریر مکرم محمد عمادت سیتم صاحب نے بعنوان "بزرگ بچہ" کی تقریر کرتے ہوئے موصوف نے بتایا کہ اکابرین نے یہ کہہ کر جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی کہ یہ تو بچہ ہے۔ اب جماعت ختم ہو جائے گی اس کے برعکس خدا تعالیٰ نے اپنی حجت پوری کرنے کی خاطر حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر جماعت کو منظم کر دیا اور ثابت کر دیا کہ واقعی حضرت مصلح موعودؓ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مظہر تھے۔

آخر میں محترم صدر صاحب جلسہ نے اختتامی تقریر کرتے ہوئے حاضرین کو حضرت مصلح موعود کے بتائے ہوئے رستہ پر عمل کرنے کی اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کرنے کی تحریک کی۔ محترم محمد صبغت اللہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ والی دعا پڑھ کر سنائی اور لمبی پر سوز دعا کرائی اس طرح جلسہ ختم ہوا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار:۔ بی۔ ایم نثار احمد

جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ بنگلور

جماعت احمدیہ کلکتہ

افراد جماعت کی سہولت کے پیش نظر جلسہ یوم مصلح موعود ۲۰/۲ کی بجائے مورخہ ۲۱/۲ بروز اتوار منعقد ہوا صدارت کے فرائض مکرم سید کریم بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے ادا فرمائے مکرم حکیم مولوی محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ کی تلاوت کے بعد جماعتی عہد نامہ دہرایا گیا بعدہ مکرم ناصر احمد صاحب بانی نے خوش الحانی کے ساتھ درثمین سے ایک نظم پڑھ کر سنائی نظم کے بعد مکرم مولوی سراج الدین صاحب حید نے پیشگوئی حضرت مصلح موعود کے پس منظر پر اپنا مضمون پڑھ کر سنایا دوسرا مضمون مکرم فیروز الدین صاحب انور نے حضرت مصلح موعود کے بارہ میں پہلے بزرگوں کی پیشگوئیوں کے عنوان سے پڑھا اس کے بعد مکرم مظہر احمد صاحب بانی نے کلام محمود سے حضرت مصلح موعود کا کلام سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا اس کے بعد مکرم صلاح الدین صاحب نے حضرت مصلح موعود کے کارناموں پر روشنی ڈالی بعدہٗ خاکسار مشرق علی نے اپنا مضمون انگریزی میں حضرت مصلح موعودؓ کے عہد خلافت میں نشانوں کا ظہور اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے عنوان سے پڑھ کر سنایا خاکسار کے بعد مکرم شمس الدین صاحب حیدر نے ایک نظم سنائی بعد ازاں مسٹر عبد الحمید جگو آف ماریشس نے حضرت مصلح موعودؓ کے عہد خلافت میں تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک کے عنوان سے انگریزی میں تقریر کی۔ تقریر کے بعد مکرم طاہر احمد صاحب بانی نے نظم سنائی بعدہٗ مکرم مولوی احمد الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ سنگاپور نے حضرت مصلح موعود کے تقریباً سبھی پہلوؤں پر سیر حاصل روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو حضور کے الفاظ میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنی تقریر ختم کی اس کے بعد مکرم مظہر احمد صاحب بانی نے حضرت مصلح موعودؓ کی دعائیہ نظم۔

؎ بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے

پڑھ کر سنائی اور اجتماعی دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی [illegible] اختتام پذیر ہوا جلسہ میں بعض غیر احمدی بھی شامل تھے فالحمد للہ

خاکسار مشرق علی سیکرٹری تبلیغ

جماعت احمدیہ کلکتہ

جماعت احمدیہ آسنور

مورخہ ۲۰ ر تبلیغ (فروری) بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب مبلغ سلسلہ جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ مکرم سید محمد الیاس صاحب کی تلاوت قرآن پاک اور عبد الکریم صاحب کی نظم کے بعد ملک عبد الکریم صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر کے موضوع پر تقریر کی بعدہٗ عبد المنان صاحب نیائیک نے نظم پڑھی دوسری تقریر "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" کے موضوع پر ماسٹر عبد الحکیم صاحب دانی نے کی بعدہٗ نظم بدر الدین صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی آخر میں صدر صاحب جلسہ نے اپنی اختتامی تقریر میں نظام خلافت کی اہمیت اور جلسہ یوم مصلح موعود کی غرض و غایت پر مفصل روشنی ڈالی اختتامی دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ برخواست ہوا

خاکسار سید محمد یاسین

سیکرٹری تبلیغ آسنور (کشمیر)

لجنہ اماء اللہ شیموگہ

الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ شیموگہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ ر فروری کو مکرم میر عبد الجلیل صاحب مرحوم کے مکان پر جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا جلسے کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے [illegible] ہوا جو خاکسار نے سورۃ الرحمٰن کا ایک رکوع ترجمہ کے ساتھ سنایا نظم محترمہ اقبال النساء صاحبہ نے معیار سے مصلح موعود کی شان میں پڑھی بعدہٗ محترمہ عظیم النساء صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا ایک پر عظمت کارنامہ کے عنوان پر ایک مضمون پڑھا عزیزہ حبیبہ بیگم صاحبہ نے ایک نظم پڑھی محترمہ نصرت جہاں صاحبہ نے مصلح موعودؓ کے چند واقعات سنائے عزیزہ بدر النساء نے تشحیذ الاذہان سے ایک نظم پڑھی خاکسارہ نے آپ کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی زبان مبارک سے چند نصائح بیان کیں محترمہ نعیم النساء نے دریکن سے نظم پڑھی محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ نے آپ کے زرین اصول سنائے بعدہٗ جگر صاحبہ نے یہ بدل کر مبارک سبحان من یرانی نظم سنائی خاکسارہ نے آپ کے چند واقعات جو بڑے دلچسپ تھے سنائے ہم زیر ہوئی بہنوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اللہ تعالیٰ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اور خاکسارہ نے تلاوت پڑھیں اس کے بعد سلام پڑھا گیا آخر میں اجتماعی دعا کے بعد یہ مبارک تقریب ۷½ بجے اختتام پذیر ہوئی سب کو دعا ہے کہ ہم سب کو ہمیں اس سے بڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین خاکسارہ رشیدہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شیموگہ۔

وحی اور الہام کے متعلق اسلامی نظریہ

بقیہ صفحہ ۷

میں ظاہر ہوا ہوں تا خدا میرے ذریعہ سے ظاہر ہو۔ وہ ایک مخفی خزانہ کی طرح تھا مگر اب اس نے مجھے بھیج کر ارادہ کیا کہ تمام دہریوں اور بے ایمانوں کا منہ بند کرے جو کہتے ہیں کہ خدا نہیں۔ مگر اے عزیزو! تم جو خدا کی طلب میں لگے ہوئے ہو ئیں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ سچا خدا وہی ہے جس نے قرآن نازل کیا وہی ہے جس نے میرے پر تجلّی کی اور جو ہر دم میرے ساتھ ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۱۸-۶۲۰)

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؎

خاکسار

ابوالعطاء

بقیہ اخبار احمدیہ

کل بروز منگل امرتسر سے واپس قادیان تشریف لا رہے ہیں۔

★ — قادیان ۸ر امان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للّٰہ ؎

صدقہ اور اجتماعی دعا

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق ضمیمہ اخبار بدر میں تشویشناک اطلاع پڑھ کر جماعتِ احمدیہ پینگال کے ہر فرد کو دلی صدمہ پہنچا۔ احبابِ جماعت نے جہاں انفرادی طور پر صدقات اور دعاؤں میں حصہ لیا وہاں مقامی لجنہ اماء اللہ کی جانب سے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار محمد فرقان علی صدر جماعتِ احمدیہ پینگال۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا چھوٹا لڑکا محمد منور احمد امسال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے جملہ احباب و بزرگان و درویشان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار لطیف الرحمٰن احمدی چودہ کلاٹ کٹک۔

(۲) محترم مولوی سید محمد احمد صاحب سابق صوبائی امیر اڑیسہ لمبی مدت سے ذیابیطس سے علیل ہیں۔ اس وقت بہت کمزور اور فریش ہیں۔ بینائی میں بھی کمی آگئی ہے۔ اسی طرح مکرم خانبہادر مصاحب خان صاحب پیرانہ سالی اور کمزوری کی وجہ سے فریش ہیں۔ دس بارہ دن کے وقفہ پر بے ہوشی (غشی) طاری ہو جاتی ہے۔ دونوں احباب جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کے بزرگ ہیں۔ ان کی صحتِ کاملہ کے لئے مکرم درویش بھائیوں اور سلسلہ کے بزرگوں کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار فضل الرحمٰن عفی عنہ۔

(۳) خاکسار کوئی ملازمت نہ مل سکنے کے سبب اقتصادی اعتبار سے از حد پریشان ہے احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں دعاؤں کا ملتجی ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے کشائش کے سامان پیدا فرمائے اور بیش از بیش خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے۔

خاکسار عبدالشکور بی۔ ایس سی۔ محبوب نگر (آندھرا)

(۴) خاکسار ایک امتحان دے رہا ہے، بزرگانِ جماعت اور احبابِ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل سے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور خادمِ دین بنادے۔

خاکسار میر عبدالرشید یاری پورہ۔ کشمیر۔

(۵) خاکسار کے خسر مکرم بابو عبدالرزاق صاحب (گونڈہ) کافی عرصہ سے بعارضہ فالج فریش ہیں۔ کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار بشیر احمد طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

اداریہ بقیہ صفحہ (۲)

الحاد اور بے دینی کے چنگل سے نجات دلانے کے لئے اپنی مساعی کو اور تیز کر دیں۔ ہر احمدی بھی بذاتِ خود اپنی وسعت اور توفیق کے مطابق فریضۂ تبلیغ ادا کرے، اس کے ساتھ ہی مرکزِ سلسلہ میں اس غرض سے جو دینی درس گاہ مدرسہ احمدیہ قائم ہے اس کی طرف بھی توجہ دیں۔ اس مدرسہ میں مڈل پاس طالب علم داخل کئے جاتے ہیں اور چند سال کی خصوصی تعلیم کے بعد وہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ دعوت و تبلیغ کا کام سرانجام دے سکیں۔ نظارت تعلیم کی طرف سے بدر کی گزشتہ چند اشاعتوں سے مدرسہ ہذا کی پہلی جماعت میں داخلہ لینے کا اعلان ہو رہا ہے۔ احبابِ جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے یہاں زیرِ تعلیم نوجوانوں کا جائزہ لیں۔ اور جو بچہ مڈل کے امتحان سے اس سال فارغ ہو رہا ہے اور آپ کے نزدیک وہ ذہین ہے اور دین کی تعلیم کا اشتیاق رکھتا ہے اُسے مرکز میں دینی تعلیم کے لئے بھیجنے کی سعی کریں۔ یاد رہے کہ جس قدر زیادہ طالب علم ہر سال احبابِ جماعت مرکز میں بھیجیں گے اسی قدر زیادہ تعداد میں چند سال بعد مبلغین بھی جماعت کو مل سکیں گے۔ ہندوستان کی ساڑھے ۵۴ کروڑ آبادی کو اسلام کی طرف دعوت دینے اور احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے ہمیں ہزاروں ہزار مبلغین اور مربیان و معلمین کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو احباب ہی نے پورا کرنا ہے اور آج کے نوجوان ہی کل جماعت کی باگ ڈور سنبھالنے والے بنیں گے — !!

چاند پر انجیل کا تحفہ بقیہ صفحہ (۱)

صنعتوں اور غیر معمولی ایجادوں کا ذکر ہے۔ فرمایا وَھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔ کہ وہ خیال کریں گے کہ وہ بہترین ایجادات کر رہے ہیں۔ اس لحاظ سے عیسائی اقوام کے افراد کا خلانوردوں میں سبقت لے جانا بھی قرآنی پیشگوئی کی صداقت کا اظہار ہے۔

اب سچے مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچائیں۔ عملی نمونہ سے اسلام کی خوبیوں کو اُجاگر کریں تاکہ طالبانِ حق کو اسلام کے قبول کرنے میں سہولت حاصل ہو۔ اور اسلام کا جھنڈا چار دانگِ عالم میں لہرائے۔

اَللّٰھُمَّ آمِیْن ؎

تصحیح

اخبار بدر ۱۷/۲۴ دسمبر ۱۹۷۰ء کے صفحہ ۲۶ پر نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک میں مکرم مظفر احمد صاحب وہرہ کلکتہ کی طرف سے وصولی ۲۰۰/- روپے شائع ہوئی ہے جو درست نہیں بلکہ وصولی مبلغ ۵۰۰/- روپے ہے ؎

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال یومِ مسیح موعود علیہ السلام کی تقریبِ سعید منانے کے لئے ۲۲ر امان ۱۳۵۰ ہش بمطابق ۲۲ر مارچ ۱۹۷۱ء سوموار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ اس دن جماعتیں حتی الامکان پبلک جلسوں کے انعقاد کا انتظام کریں۔ غیر مسلم بھائیوں کے علاوہ مسلمان احباب کو بھی ان جلسوں میں شمولیت کی دعوت دیں۔ تقاریر کا عمدہ اور احسن رنگ میں انتظام فرمایا جائے۔ یہ تقاریر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غرض بعثت۔ صداقت اور حضور کی قبولیت پر مشتمل ہوں۔ ان جلسوں کی کارگذاری کی رپورٹیں برائے اشاعت اور اطلاع نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کے نام ارسال کی جائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اخبار بدر کی اعانت ہر احمدی کا فرض ہے

مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ اور احباب جماعت کا فرض

جماعت کی تبلیغی و تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کا خود اجرار منظور فرمایا تھا۔ چنانچہ اس نہایت ہی مفید اور بابرکت درسگاہ کی افادیت احباب جماعت سے مخفی نہیں رہی ہے۔ اس مقدس درس گاہ کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ اب بفضلہ تعالیٰ بڑے بڑے رؤسا۔ گورنرا ور سلاطین اس درس گاہ کے تربیت یافتہ مبلغین کے ساتھ بڑے فخر سے ملاقات کرتے ہیں۔ اب جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کر کے مدرسہ احمدیہ میں داخل کروائیں۔

پہلی جماعت کا داخلہ حسب دستور سابق عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ خواہشمند احباب مورخہ ۱۵ امان (مارچ) ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء تک فارم دفتر نظارت ہذا سے منگوا کر یکم شہادت ۱۳۵۰ ہش (یکم اپریل ۱۹۷۱ء) تک مکمل کر کے دفتر نظارت ہذا کو واپس بھجوا دیں اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور ضرور ذہن نشین کر لئے جائیں:۔

(۱) بچے کا میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہونا ضروری ہے (۲) بچہ قرآن مجید ناظرہ اور اردو زبان روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:۔ حسب سابق اس دفعہ بھی صدر انجمن احمدیہ نے مدرسہ احمدیہ کے لئے چار وظائف منظور فرمائے ہیں۔ جو طلباء کی ذہنی، اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دئے جائیں گے۔

داخلہ حافظ کلاس

مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس بھی باقاعدہ طور پر جاری ہے۔ اور اس کلاس میں بھی ذہین طلباء (جو قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہوں۔ اور عمر بھی دس بارہ سال سے متجاوز نہ ہو) لئے جائیں گے۔ ہونہار اور مستحق طلباء کو وظیفہ بھی دیا جائے گا اور اس کے لئے بھی یکم شہادت (اپریل) ۱۳۵۰ ہش (۱۹۷۱ء) تک درخواستیں وصول کی جائیں گی۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

ایک ضروری تصحیح

اخبار بدر کے مصلح موعود نمبر مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۷۱ء کی اشاعت میں خاکسار کا مضمون بعنوان "ذریتِ مبشرہ اور مقامِ محمود" شائع ہوا ہے۔ مگر اخبار ہذا کے صفحہ ۱۲ پر آئیٹم نمبر ۵ کے تحت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ المصلح الموعود کی تاریخ پیدائش سہو کتابت سے غلط شائع ہو گئی ہے۔ اسی طرح اس اشتہار کی تاریخ بھی غلط شائع ہوئی ہے جس میں حضرت سیدنا محمودؓ کی پیدائش کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

سیدنا محمود رضی اللہ عنہ کی پیدائش ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی۔ اور اس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشتہار بعنوان "تکمیلِ تبلیغ" ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں فرمایا ہے۔ نہ کہ ۱۲ فروری ۱۸۸۶ء جیسا کہ اخبار بدر میں شائع ہو گیا ہے۔ چونکہ یہ تاریخی غلطی ہے اسلئے احباب کرام اسکی تصحیح فرمالیں ممنون ہوں گا۔

خاکسار شریف احمد امینی انچارج مبلغ بمبئی۔

والدہ محترمہ رحمت بی صاحبہ کا انتقال پر ملال!

میری والدہ محترمہ رحمت بی صاحبہ مرحومہ ایک طویل علالت کے بعد بمقام چندہ پور ۴ دسمبر ۱۹۷۰ء کی شب کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ حضرت محترم مولوی محمد رحمت اللہ صاحب سنوری صحابی مرحومؓ کی بڑی بہو اور محترم مولوی غلام محمد صاحب مرحوم کی بیوی تھیں۔ آپ کو احمدیت سے بڑا لگاؤ اور اُنس تھا۔ اپنا چندہ بڑی فکر سے ادا کیا کرتی تھیں۔ نماز اور روزے کی بڑی پابند تھیں۔ اپنی علالت کے دوران باوجود معذور ہونے کے باقاعدہ نماز ادا کرتیں۔ اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھتی تھیں۔ خود بھی دعا گو تھیں اور دعا کے لئے ہر ایک ملنے والے سے درخواست بھی کرتی رہتیں۔ ہمیشہ زبان پر کلمہ طیبہ کا ورد رہتا۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے چھ بچے عطا فرمائے۔ اپنے شوہر کے انتقال کے بعد بہت سی مصیبتیں جھیلیں۔ اور اپنی اولاد کو اپنی نگرانی میں دینی اور دنیوی تعلیم دلوائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کی سب اولاد برسر روزگار۔ احمدیت سے خاص لگاؤ رکھنے والی اور احمدیت کی سچی خادم ہے۔

بزرگانِ دین۔ درویشانِ قادیان اور قارئینِ کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ والدہ محترمہ کی مغفرت اور فردوس بریں میں بلند درجات کے لئے دعا فرمادیں۔

خاکسار: محمد رحمت اللہ احمدی جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال
جماعتِ احمدیہ چندہ پور۔ تعلقہ کاماریڈی۔

تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان اور احباب کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۰ء بمقام مسجد مبارک ربوہ فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ میں **تحریکِ جدید** کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔ ہمیں دفتر دوم اور دفتر سوم کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے اور ان کے معیار کو بلند کرنا چاہیئے۔ ہمارا بے حد پیار کرنے والا ربّ غلبۂ اسلام کے منصوبے کو خود کامیاب کر کے اس کامیابی کا سہرا ہمارے سر باندھنا چاہتا ہے۔"

تحریکِ جدید کا نیا سال شروع ہوئے چار ماہ سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے۔ اکثر جماعتوں نے ابھی تک وعدہ جات ارسال نہیں کئے۔ سیکرٹریانِ مال و تحریک جدید کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۱ء تک سو فیصد چندہ جات وصول ہو جائیں۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

درخواستِ دُعا

خاکسار کا نوزائیدہ بچہ بہت کمزور ہے اور اہلیہ کی صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی، جملہ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت کی خدمت میں ہر دو کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے نیز عزیز موصوف کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار
فتح محمد نانبائی
درویش قادیان

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پُرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی دوسرے شہر سے کوئی پُرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ {"AUTOCENTRE"} ٹیلیفون نمبرز {23—1652 / 23—5222}

از دفتر وکیل المال

Regd. No. P. 67 PHONE: 35

حضرت مسیح موعودؑ نمبر

18th, A M A N 1350 H. S.

18th, MARCH 1971

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان

زرِ اشتراک

سالانہ .... ۱۰ روپے

ممالکِ غیر .... ۲۰ روپے

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنارِ بلند تر محکم افتاد

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

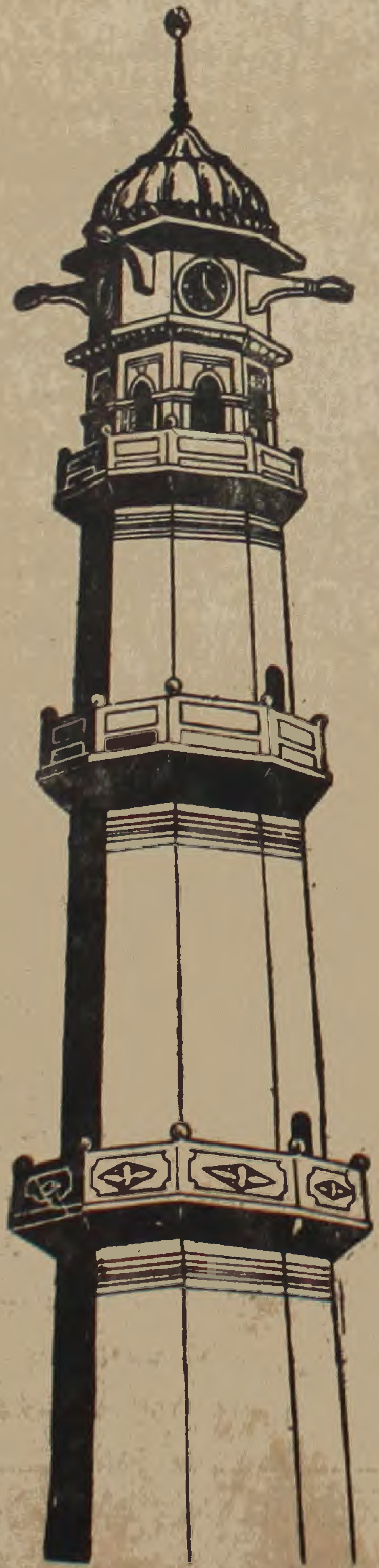

شبیہ مبارک حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام

مدیر اعلیٰ
محمد حفیظ بقاپوری
نائب مدیر
خورشید احمد انور

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔